صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 15 فروری 2010 بمطابق 30 صفر المظفر 1431 ہجری سہ پہر چار بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَO ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَOلَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُO وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ۔ صَدَقَ ٱللّٰهُ ٱلْعَظِيم۔

(ترجمہ): سن رکھو کہ جو خدا کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ (یعنی) جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتیں بدلتی نہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کی باتوں سے آزردہ نہ ہونا (کیونکہ) عزت سب خدا ہی کی ہے وہ (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔ یہ نئے ممبران صاحبان آئے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں جناب لطیف اللہ صاحب کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کے بعد، حلف کے بعد۔ میں جناب رحمت علی صاحب اور جناب نصیر محمد میداد خیل صاحب، نو منتخب ممبران اسمبلی کو اپنی طرف سے اور پورے ایوان کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں (تالیاں) اور انہیں گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی سیٹوں کے سامنے کھڑے ہو کر حلف اٹھائیں۔ میں حلف نامہ پڑھونگا، آپ میرے ساتھ ساتھ پڑھتے جائیں۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: جناب سپیکر، پہلے محترم لطیف اللہ علیزئی کیلئے دعائے مغفرت ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں بی بی، ایک منٹ۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب اراکین اسمبلی نے حلف لیا)

(حلف نامہ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

جناب سپیکر: آپ دونوں معزز ممبران صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ سیکرٹری اسمبلی کی میز پر رکھے ہوئے حاضری رجسٹر میں اپنے اپنے دستخط فرمائیں۔ جناب رحمت علی صاحب! آپ ادھر آجائیں۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر نو منتخب اراکین اسمبلی نے حاضری رجسٹر پر دستخط ثبت کیے)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں لطیف اللہ علیزئی کیلئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یو منٹ، حافظ صاحب! زہ تاسو تہ وایم جی۔ جاوید عباسی صاحب دعا کیلئے؟

جناب محمد جاوید عباسی: بالکل جی، دعا کیلئے مگر اس سے پہلے ان کے بارے میں بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: اچھا جی، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارے دوست جو ابھی منتخب ہوئے ہیں، میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے آج حلف لیا ہے لیکن مجھے ایک دکھ بھی ہے۔ آج ہمارا ایک بہت قریبی عزیز،

دوست جناب میجر لطیف اللہ علیزئی صاحب کی Death ہوئی ہے، وہ ہماری اسمبلی کا ایک آنریبل ممبر، دوست اور بڑا Committed ساتھی تھا،اس سے پہلے ڈی آئی خان کا ڈسٹرکٹ ناظم بھی رہا ہے، پچھلے سال آپ نے ایک روایت ڈالی تھی جو بہت اعلیٰ روایت تھی اور آج میں چاہونگا کہ کوئی دس منٹ یا بیس منٹ مقرر ہوں کہ مختلف جماعتوں کے ہمارے ساتھ جو بزرگ ہیں،وہ ان کے حالات زندگی پہ بات کریں کیونکہ کسی کو کوئی پتہ نہیں کہ کل یہاں بیٹھے رہنا ہے اور کل کس کو یہاں ہونا ہے؟ میجر صاحب کیلئے پہلے دعا کی جائے اور پھر ان کی زندگی پر، میرا خیال ہے جناب سپیکر، اگر آپ اس ہاؤس سے رائے لیں تو ہم چاہیں گے کہ ان کی زندگی پر تھوڑی سی بات کریں تاکہ ہم یہاں سے وہ پیغام، وہ 'کمٹمنٹ' وہ کیریکٹر جو کسی آدمی کا باقی رہ جاتا ہے جناب سپیکر! میں دعا کے بعد چاہونگا کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم میجر لطیف اللہ علیزئی صاحب کی زندگی پر بات کرنا چاہیں گے سر۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> جناب سپیکر، اجازت دے ؟

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> جناب، دے بارہ کښے زہ عرض کول غواړم۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، بشیر بلور صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> جناب سپیکر، میری بھی یہی عرض ہے کہ علیزئی صاحب ہمارے ایک بہت اچھے پارلیمینٹرین تھے اور انہوں نے اپنے علاقے کے یہاں پر مسائل اٹھائے اور جو انہوں نے یہاں پہ ان کیلئے کام کیا اور جو خدمت کی، وہ ایک تاریخی حقیقت ہے اور انہوں نے ہمیشہ ایک اچھے پارلیمینٹرین کی طرح یہاں پہ ہاؤس میں ہمارا ساتھ دیا، بدقسمتی سے ان کو 'ہارٹ اٹیک' ہوا اور وہ فوت ہو گئے،اس کیلئے ہمیں زیادہ دکھ اور ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہماری اس اسمبلی میں تقریباً اب تک چار یا پانچ ایم پی ایز صاحبان وفات پا چکے ہیں، حالانکہ ہماری پچھلی کسی اسمبلی میں بھی اتنی زیادہ فوتگیاں کبھی بھی نہیں ہوئیں جس کیلئے بہت زیادہ افسوس ہے اور میں آپ سے یہ درخواست کرونگا کہ ان کیلئے دعا کے بعد پھر ٹائم دیا جائے کہ ہم اپنے دوستوں کو جو یہاں کامیاب ہوئے ہیں، ان کو بھی ہم ویلکم کریں، ان کے بارے میں ہم بات کریں، پہلے میرے خیال میں اگر دعا ہو جائے پھر اسکے بعد ہم ان کیلئے بھی بات کریں گے۔

<u>محترمہ سنجیدہ یوسف:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، دعا کے بعد۔ سنجیدہ بی بی! آپ بھی دعا کیلئے کہہ رہی تھیں؟ جی، نور سحر بی بی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، ایک اور عرض ہے، ہمارے ایک اور بزرگ رہنما اجمل خٹک صاحب جو کہ وفات پا چکے ہیں، جنہوں نے ایک عظیم رہنما کی حیثیت سے قوم کی جو خدمت کی ہے، پولیٹیکل ورکر کی حیثیت سے، پولیٹیکل لیڈر کی حیثیت، صحافی کی حیثیت سے، شاعر کی حیثیت سے، ایک 'رائٹر' کی حیثیت سے اور ہماری پارٹی کے سابقہ سربراہ بھی رہے ہیں اور سینیٹر بھی رہے ہیں اور ہماری پارٹی کے پارلیمانی لیڈر اور اسمبلی کے ممبر بھی رہے ہیں، تو ان کیلئے بھی میں عرض کرونگا کہ دعا بھی کی جائے اور ان کے بارے میں بات کرنے کی اجازت دی جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، میں جناب حافظ اختر علی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمارے بھائی لطیف اللہ علیزئی صاحب جو ہمارے ایوان کے بہت پیارے دوست اور بھائی تھے، ہم ان سے محروم ہو گئے ہیں، ان کیلئے اور جناب اجمل خٹک جو پختون لیڈر تھے اور ہمارے قاسم خان خٹک صاحب کے والد صاحب بھی فوت ہوئے ہیں، ان سب کو دعاؤں میں شریک کریں۔ اب میں حافظ اختر علی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ دعا پڑھیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، رحیم داد خان صاحب۔

میجر (ر) لطیف اللہ علیزئی سابقہ رکن اسمبلی اور جناب اجمل خٹک کو خراج عقیدت

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مهربانی چه په دے موقع تاسو ما له د خبرو اجازت راکړو۔ لطیف اللہ خان علیزئی ډیر کم عمر وو او په دے کم عمر کښے هغه ډیرے کامیابئ حاصلے کړے وے۔ د ټولو نه اول هغه د آرمی سروس ته لاړو او کمیشن ئے حاصل کړو، بیا د میجر رینک باندے هغوی ریټائر شو او بیا د هغے نه پس هغه خپله علاقه کښے د ښه یو سوشل غړی په حیثیت باندے کار کولو او بیا لوکل گورنمنټ سسټم کښے هغه د لږے تجربے باوجود ډسټرکټ ناظم شو او په هغه وجه د هغه وراره، د هغه

د قابلیت په وجه باندے د هغه وراره د صوبائی اسمبلئ ممبر شو او بیا دے تیر شوی الیکشن کښے هغه پخپله د صوبائی اسمبلئ امیدوار وو او بیا هغه کامیابی حاصله کړه خو دا یو ډیره بدقسمته خبره ده، خاصکر دے Tenure کښے چه د اسمبلئ ډیر غړی زمونږ نه جدا شول، خدائے د نور رحم اوکړی او خیر د راپیښ کړی۔ بیا اجمل خټک صاحب د هغوی قربانی او د هغوی شاعری د چا نه پټه نه ده او زه خپله هم حاضر شوے ووم او تلے ووم د هغوی د مغفرت د پاره او د هغوی چه کوم خدمات دی As a parliamentarian او بیا په خپله پارټئ کښے پاتے شوے وو۔ شاعری او قوم پرستی چه کومه ده نو هغه د چا نه پټه نه ده او بیا زمونږ ملگرے قاسم خان د هغوی والد صاحب وفات شوے دے، خدائے د ټولو ته جنت نصیب کړی او هغه قابلیت د مونږ ټولو کښے خدائے پیدا کړی چه کوم زمونږ پارلیمنټرین ورونړه وفات شوی دی، د هغوی هغه دغه چه کوم دے چه هغه د هغوی فیملی ته اورسی او د هغوی پسماندگانو ته د خدائے صبر ورکړی او انشاء الله تعالیٰ د هغوی په لاره باندے به مونږ ټول خدمت کوؤ او مخکښے به ځو۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: اقبال دین فنا صاحب کا مائیک آن کریں، اقبال دین فنا صاحب کا۔

ڈاکٹر اقبال دین: ښنگه چه زمونږ محترم مشر د علیزئی صاحب په باره کښے اوفرمائیل چه هغه یو ځوان پارلیمنټرین وو او په دے لږ غوندے ژوند کښے هغه ډیرے زیاتے کامیابئ حاصلے کړے وے، الله تعالیٰ ورته ډیر یو بهترین شخصیت ورکړے وو او دغه شان اجمل خټک زمونږ د پښتنو یو عظیم دانشور وو، زه دلته د دغه عظیم دانشور، شاعر، ادیب او صحافی په باره کښے یو دوه شعرونه وړاندے کومه چه:

ے اجمله تا نه والتیژ او گورکی سل ځله ځار
ستا انقلاب د روس او فرانس نه عظیم تر انقلاب
ستا د قلم صریر کښے اورمه د تورے شړنگا
اورمه بیا چه د خیبر ټکوی ور انقلاب

او د دے سره دا دعا کوؤ چه الله تعالیٰ د دغه دواړو لیډرانو ته جنت الفردوس نصیب کړی او الله تعالیٰ د د دوئ روحونه ښاد لری۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: جی، سنجیدہ یوسف بی بی۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ لطیف اللہ خان علیزئی کسی تعریف کے محتاج نہیں ہیں، ڈیرہ اسماعیل خان کی سیاست میں ان کا ایک نام تھا اور ہمیشہ ڈیرہ اسماعیل خان کی فلاح و بہبود کیلئے سرگرم رہے، چاہے وہ ضلعی ناظم تھے یا وہ ایم پی اے تھے، انہوں نے ڈیرہ اسماعیل خان کے لوگوں کی بے انتہا خدمت کی لیکن مجھے انتہائی افسوس ہے کہ جس وقت ان کی فوتگی ہوئی تو اس وقت وہ گھر پر بھی اکیلے تھے اور ہاسپٹل میں بھی وہ خود گاڑی Drive کر کے گئے اور اگر ہاسپٹل میں انہیں بروقت طبی امداد ملتی اور اگر ہارٹ اسپیشلسٹ موجود ہوتا تو میرا خیال ہے کہ انہیں بچایا جاسکتا تھا لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ان کا بھائی سرگرداں ایک ایک ڈاکٹر کا دروازہ کھٹکھٹا تا رہا لیکن کوئی ڈاکٹر بھی اس وقت نہیں آیا وہاں پر اور (آبدیدہ ہوتی ہوئی) نہ انہوں نے آنے کی زحمت کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: جناب سپیکر صاحب، یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان کا اتنا بڑا ہاسپٹل ہے لیکن وہاں پر اس وقت ڈاکٹرز نہیں آرہے تھے، انجیکشن موجود تھا لیکن ڈاکٹر ڈرتے تھے کہ اگر ہم نے لگایا تو اسے کچھ ہو جائے تو ہم پھنس نہ جائیں تو کیا یہی ڈاکٹرز خدمت کر رہے ہیں؟ میں منسٹر صاحب سے بھی یہ کہونگی کہ وہاں پر ڈاکٹرز کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ موجود رہیں۔ اس کے علاوہ میں اب یہ کہونگی کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں کروڑوں کا فنڈ ہاسپٹل پر خرچ ہوتا ہے لیکن بروقت طبی امداد اس وقت میسر نہیں آتی جب کہ ان کے پاس سیریس مریض جاتے ہیں، جیسا کہ قلندر لودھی صاحب نے کہا تھا کہ الیکشن میں وراثت کے طور پر سیٹ دی جائے تو میری بھی یہ ریکویسٹ ہوگی، حالانکہ وہ شہید نہیں تھے لیکن انہیں شہید سمجھا جائے، ان کا بھائی تھوڑے سے ووٹوں کی وجہ سے ضلع میں ہارا تھا تو کیوں نہ یہ سیٹ، اس کا ٹکٹ، میں پارٹی سے ریکویسٹ کرونگی کہ ان کے بھائی کو دیا جائے تاکہ ان کی وراثت کے طور پر ان کو یہ سیٹ میسر آئے اور ہمارا جو مطالبہ ہے وہ پورا ہو جائے کیونکہ ڈی آئی خان میں آپ اس وقت بھی جاکر پوچھیں، رحیم داد خان یہاں موجود ہیں، ظاہر شاہ صاحب موجود ہیں کہ وہاں پر عوام نے ان کیلئے کتنی دعائیں کیں، کتنے لوگ وہاں موجود تھے جو ان کو Miss کر رہے تھے اور ان کی تعزیت کی۔ پنجاب سے بھی لوگ آئے تھے، دیہاتوں سے بھی لوگ آئے تھے کہ ان کے جنازہ گاہ میں جگہ نہیں تھی کہ کوئی کھڑا ہو

سکے، پابندی لگادی تھی کہ اب اندر مزید لوگ نہ جائیں، تو ایسے شخص کو، اس کے بھائی کو یا اسی کے خاندان میں کسی کو آگے آنا چاہیئے۔ یہ میری پورے ہاؤس سے بھی التجاء ہوگی کہ وہ اس کیلئے ضرور۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: انشاء اللہ، محمود عالم صاحب۔

<u>جناب محمود عالم</u>: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر، میں لطیف اللہ علیزئی صاحب اور مرحوم اجمل خٹک صاحب کے بارے میں چند الفاظ کہونگا کہ لطیف اللہ علیزئی مرحوم کے ساتھ ہماری اتنی جان پہچان تو نہیں تھی، پہلی دفعہ ایم پی اے بننے کے بعد ہماری ان سے جان پہچان پیدا ہوئی لیکن لطیف اللہ علیزئی کیساتھ ہمارا تعلق اس واسطے سے رہا کہ وہ ہماری پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین تھے اور فوتگی سے چند دن پہلے کمیٹی کا اجلاس بھی ہوا تھا، تو ان اجلاسوں کے دوران ہم نے اس کو پایا کہ لطیف اللہ علیزئی کی ہر وقت یہ کوشش، یہ سوچ اور فکر ہوتی تھی کہ جمہوریت کس طریقے سے مضبوط ہو اور جمہوری نمائندے کسی طریقے سے، سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس کے دوران بھی وہاں یہ باتیں ہوتی تھیں کہ کس طریقے سے جمہوریت کو بچایا جائے اور کس طریقے سے عوامی نمائندوں کا خیال رکھا جائے اور کس طریقے سے عوامی نمائندے آگے جاکر کام کریں؟ تو اس سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس سے اور اس کی میٹنگز سے ہمیں پتہ چلتا تھا کہ وہ بیوروکریسی سے زیادہ عوامی نمائندوں کو ترجیح دیتے تھے اور اسی طرح اجمل خٹک صاحب ایک قومی سیاستدان نہیں تھے بلکہ ایک عالمی سیاستدان تھے اور ان کا شمار دنیا کے عالمی لیڈروں میں ہوتا تھا اور انہوں نے جو وقت گزارا، ستر اسی سال ان کی عمر تھی، ایک اچھا وقت اور اچھی خدمت کرکے دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ لطیف اللہ علیزئی اور مرحوم اجمل خٹک صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: شکریہ سر۔ میجر لطیف اللہ خان علیزئی کیساتھ ہمارے خاندان کے فیملی 'ٹرمز' رہے ہیں اور جوان کی اس اچانک موت کی وجہ سے ڈیرہ کی سیاست میں خلا پیدا ہو چکا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ پر ہوگا تو ایک ٹائم لگے گا؟ ڈی آئی خان کی 'پولیٹکس' کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہونگا کہ وہ اپنے خاندان، علیزئی خاندان کو ایک مختصر وقت میں اس لیول پر لیکر آئے تھے کہ جو کامیابی بہت سے خاندانوں کو حاصل کرنے میں ایک عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اگر ان کا کردار بطور ضلع ناظم دیکھا جائے یا اس کے بعد اسمبلی میں انہوں نے جتنا بھی وقت ہمارے ساتھ گزارا تو انہوں نے نہایت بردباری

سے کام لیااور ان کے جنازے میں جانے کے بعد اور ان کی جو آخری رسومات تھیں، تو مولانا فضل الرحمان صاحب کے الفاظ میں دہرانا چاہونگا کہ ہم ڈیرہ کے جتنے بھی سیاسی گھرانے ہیں، ہم اس بات پر متفق ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ایک دوسرے کے ساتھ کوئی زیادتیاں ہوئی ہوں لیکن انہوں نے آٹھ دس سال میں جو اپنا ٹائم گزارا، اس میں ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میجر لطیف اللہ خان علیزئی کسی زیادتی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ یہ ایک شرافت تھی کہ قومی لیول کے ایک لیڈر نے ان کو خراج تحسین پیش کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک سیاسی خاندان کیلئے دو تکالیف ہوتی ہیں، اس تکلیف سے چونکہ میں خود گزرا ہوں کہ ایک جو آپ کے بڑے ہوں وہ چلے جائیں، ایک سایہ سا اٹھ جاتا ہے اور اس کے بعد جو اگلا امتحان ہوتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ اب اس خلا کو پر کرنے کیلئے جو نئے سرے سے کوشش کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ جو آپ کا پیمانہ ہوتا ہے وہ آپ کے اسلاف ہوتے ہیں، اسی پیمانے پر آپ کو پرکھا جاتا ہے۔ مختصر وقت میں الیکشن کمیشن کی طرف سے شیڈول کا اعلان بھی غالباً ہو چکا ہے اور میں بھی جیسے کہ ہماری بہن نے کہا کہ اگر تمام جتنی بھی سیاسی قوتیں ہیں وہ ہم اس چیز پر متفق ہو جائیں کہ ان کو اس مختصر وقت میں جو ان کے پاس ہے، یہ اسمبلی اور جو سیاسی حالات ہیں، اگر ہم اس بار یہ سیٹ ان کیلئے چھوڑ دیں تا کہ اس اسمبلی کی طرف سے اور یہاں پر جو قائدین بیٹھے ہیں، ایک اچھا پیغام چلا جائے۔ مروت قومی جرگہ نے بھی ایک اچھا فیصلہ کیا ہے، مقابلہ اگر ہوا تھا سر، تو برائے نام تھا، سب جانتے تھے کہ کامیابی کس کی ہونی ہے۔ اگر ڈیرہ کی طرف سے بھی ایک ایسا پیغام چلا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس مشکل گھڑی میں اس خاندان کیلئے یہ ایک ریلیف ہوگی۔ ساتھ ہی ہماری بہن نے بھی جو بات کی ہے، میں ان کو Second کرتا ہوں۔ مقامی اخبارات میں میجر لطیف اللہ خان کی موت کے بعد کچھ ایسی کہانیاں آئی ہیں کہ ڈیوٹی پر نرس موجود نہیں تھی اور جب ان کو ایسا Severe cardiac arrest ہو گیا تو جو انجیکشن تھا وہ کسی الماری میں بند تھا اور وہ نرس جو تھی وہ ڈیوٹی پر نہیں تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی تحقیقات ہونی چاہئیں تا کہ پتہ چل سکے، اگر واقعی کچھ ایسے عوامل کارفرما تھے یا غفلت ہوئی ہے، سستی ہوئی ہے، بس اللہ کی طرف سے جو ٹائم مقرر تھا وہ کوئی ٹال نہیں سکتا تھا لیکن اگر آگے چل کر ہم ایسی زندگیاں بچا سکیں تو میں سمجھتا ہوں سر، کہ یہ Contribution ہو گی۔ اجمل خٹک صاحب کے حوالے سے کہ ان کا جو کردار رہا، ہم ان کو ان کے کردار کے حوالے سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے جو ورثا ہیں، ان کے ساتھ دکھ اور غم میں برابر شریک ہیں۔

جناب سپیکر: جی، نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں پہلے بھی کھڑی ہوئی تھی کیونکہ ہماری اسمبلی کی روایات اس طرح ہیں کہ اجلاس شروع ہوتے ہی جو شہید ہو گئے اور جن کی Death ہو گئی ہو تو ان کیلئے پہلے دعا پڑھی جاتی ہے لیکن آج ہمارے نئے نمائندے آئے تھے، میں ان کو اپنی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہوں ایوان میں آنے کیلئے اور میں اسی دعا کیلئے اٹھی تھی کہ ان کیلئے دعا ہو جائے، وہ تو ہو گئی۔ ایک دوسری بات ہے سر، کہ ہماری اسمبلی کی تاریخ میں یہ پہلی اسمبلی ہے کہ جس میں ہم سے چھ ایم پی ایز بچھڑ گئے ہیں، بڑے افسوس اور بڑی تشویش کی بات ہے، اللہ آگے خیر رکھے کیونکہ یہ بہت Loss ہو گیا ہمارا اور اس اسمبلی کا کہ چھ ممبران ہم سے بچھڑ گئے۔ میں سب سے پہلے اپنا شعر کہوں گی:

اندھیرا پڑ جائے گا محفلوں میں ہمارے جانے کے بعد
بڑے چراغ جلاؤ گے روشنی کیلئے

میں لطیف اللہ علیزئی صاحب کیلئے بول رہی ہوں کہ وہ ایک ایسے انسان تھے کہ وہ صرف میرے پارٹی کے 'کولیگ' نہیں تھے، وہ صرف اس اسمبلی کے 'کولیگ' نہیں تھے، وہ ایک بھائی تھے، وہ ایک اچھے انسان اور بہت Polite اور بہت کم بولنے والے انسان تھے۔ کبھی ہمیں یہ Feel نہیں ہوا کہ وہ ڈی آئی خان سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ ہمیشہ ہمیں اس طرح Feel ہوتا تھا کہ یہ ہمارے سگے بھائی ہیں۔ جہاں ہاسٹل میں بھی ہماری کبھی میٹنگ ہوتی تو بڑے ادب سے اور بڑے احترام سے ہمیں سلام کرتے تھے اور اس طرح بولتے تھے کہ جیسے یہ ہمارے گھر کے بندے ہوں۔ تو اس طرح کے لوگ دنیا میں کم پیدا ہوتے ہیں، ہر بندے کا اپنی جگہ پر کمی رہ جاتی ہے لیکن ان کی جو کمی ہے، میں کہتی ہوں کہ یہ ہمارا بہت Loss ہوا ہے، جو ہمارے پہلے ایم پی ایز بھی گئے لیکن انکی جو عادتیں تھیں تو شاید کسی اور میں کم ہوں گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو میرے بہن نے ابھی بتائی کہ انکے پاس جو ڈاکٹرز تھے، انکی غفلت کی وجہ سے یہ ہوا، تو وہی بات ہے کہ موت کا تو ایک دن مقرر ہے، وہ تو کوئی نہیں ٹال سکتا، تو میں منسٹر صاحب سے صرف یہ ریکویسٹ کرونگی کہ انکی اگر انکوائری ہو جائے کہ اس سلسلے میں جن لوگوں نے بھی لاپرواہی کی ہے، یہ نہیں کہ وہ ایم پی اے تھا، ایک انسان کے حوالے سے میں ان سے ریکویسٹ کرتی ہوں، جس انسان کے ساتھ بھی اس طرح کی زیادتی ہو جائے تو اس کی انکوائری ہونی چاہیئے کیونکہ آگے اوروں کے ساتھ بھی پھر اس طرح ہو سکتا ہے اور آگے یہ ہے کہ ہمارے جو 'کولیگ' تھے تو ان کیلئے میں یہی ریکویسٹ کرونگی کہ یہ ہماری

اسمبلی کے بندے تھے اور پارٹی کے بندے تھے، پارٹی کے حوالے سے نہیں لیکن ایک انسان کے حوالے سے، ایک بہن کے ناطے میں اپنے بھائیوں سے ریکویسٹ کرونگی کہ آگے یہ بات ان کی لے جائے کیونکہ یہ سیٹ 'کنفرم' کرکے ان کے بھائی کو دی جائے اور یہ بات ہے کہ ہمارے جو بھائی ہیں، سر، یہ جو ہمارے بھائی ہیں تو ان کیلئے ایک دفعہ پھر دعا کرتی ہوں کہ اللہ ان کو مغفرت نصیب کرے اور ان جیسے انسانوں کو اللہ اسی طرح اسمبلی میں لائے جس طرح ہماری روایت آتی رہی ہے۔ تھینک یو، جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت اللہ جدون صاحب کا مائیک آن کریں، عنایت اللہ جدون صاحب کا۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ عجیب بات ہے کہ جب بھی اسمبلی کا سیشن، کوئی بھی نیا سیشن شروع کرتے ہیں تو اس کا آغاز کسی نہ کسی ساتھی کی دعائے مغفرت سے ہوتا ہے۔ میجر لطیف اللہ سے میری ملاقات اس اسمبلی میں ہوئی اور آہستہ آہستہ وہ ایک دوستی میں تبدیل ہو گئی اور جس دن اس سیشن کا آخری دن تھا، وہ دن اور وہ شام بھی ہم نے ایک ساتھ گزاری۔ میں بطور سیاستدان نہیں، میں ان کے بارے میں آج بطور انسان بات کرنا چاہتا ہوں کہ اتنا نفیس انسان، اتنا Polite انسان، دوستوں سے محبت اور انسانوں سے پیار کرنے والے انسان، اس اسمبلی کے معزز اراکین سب ہی بے مثال ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میجر صاحب کا ایک ایسا مقام تھا کہ ہر پارٹی کا آدمی، ہر طبقے کا آدمی، ہر ایم پی اے ان کے ساتھ بڑا Comfortable تھا بات کرنے میں، وہ ہمیشہ ہر کسی کے ساتھ بڑے Politely انداز میں پیش آتے تھے۔ جب ان کی موت کی خبر مجھے میرے دوست جاوید عباسی صاحب نے سنائی تو یقین مانیں مجھ پر اس طرح گھڑی گزری کہ جیسے کوئی سگا بھائی مجھ سے جدا ہو گیا ہو اور مجھے بہت ہی ان کی موت کا افسوس ہوا۔ جناب سپیکر، آج یہاں پر ساتھیوں نے کچھ باتیں کیں تو میں بھی اس میں یہ ایڈیشن کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی کوئی ممبر اس اسمبلی کا منتخب ہوتا ہے تو لوگ اس کو پانچ سال کیلئے منتخب کرتے ہیں اور اس دوران اگر اسکی کوئی حادثاتی موت ہو جاتی ہے یا اچانک موت کسی وجہ سے واقع ہو جاتی ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہے تمام پارٹیوں کے لیڈران سے کہ وہ ایک ایسا سسٹم یہاں پر لے آئیں کہ جب اس طرح اگر کسی کی موت واقع ہو جاتی ہے تو اس سیٹ پر پانچ سال کیلئے اسی خاندان کا انہی لوگوں کا حق ہے، تو وہ ایک Consensus آپس میں طے کرلیں کہ جب بھی اگر الیکشن ہوگا تو مختلف پارٹیوں کے لوگ مقابلے میں آئینگے، تو وہ سیٹ پانچ سال کیلئے اسی خاندان کو، اسی گھر کو دی جائے۔ تو جناب سپیکر، میں بھی، جس طرح ہماری بہن نے بات کی اور اسرار خان نے بات کی، ان کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرتا ہوں کہ یہ سیٹ بھی، ڈی آئی خان

کی انہوں نے بے مثال خدمت کی ہے، میجر صاحب کا ہمارے ساتھ ایک اور تعلق بھی تھا کہ میجر صاحب کی ڈی آئی خان کے علاوہ ایبٹ آباد میں بھی رہائش تھی، وہاں پر بھی وہ رہتے تھے اور ان کے ساتھ وہ تعلق بھی میرا پیدا ہو چکا تھا، تو انہوں نے ڈی آئی خان کی خدمت بھی کی اور ایبٹ آباد کے مسائل کے حوالے سے بھی ان میں کمال تھی کہ مجھ سے کئی دفعہ انہوں نے بات کی کہ فلاں مسئلہ حل نہیں ہوا، فلاں مسئلہ ٹھیک نہیں ہے، اس کیلئے آپ کچھ کوشش کریں۔ جناب سپیکر، ان کی سیاسی خدمات کو بھی پیش نظر رکھتے ہوئے میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ جس طرح میری بہن نے اور اسرار خان نے اور باقی ساتھیوں نے اور میری دوسری بہن نے بھی کہا کہ یہ جو سیٹ ہے، انہی کے خاندان کو دی جائے۔ جناب سپیکر، خوش قسمتی سے منسٹر صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بات جو انجیکشن کے حوالے سے ہے جناب سپیکر، میرے ساتھ بھی حقیقتاً یہ واقعہ گزرا، میرے سسر کو 'ہارٹ اٹیک' ہوا تو جب میں ان کو ہسپتال لے کر گیا، اسی طرح رات کا وقت تھا، جو مخصوص انجیکشن ہوتا ہے، جس کی قیمت غالباً بازار میں تین چار ہزار روپے ہے، وہ انجیکشن پانی میں رکھا جاتا ہے، تو وہاں پر کوئی موجود نہیں تھا، میں نے خود وہ الماری توڑ کر وہ انجیکشن نکالا کیونکہ اس وقت ٹائم نہیں ہوتا آپ کے پاس کہ آپ جائیں اور وہ انجیکشن بازار سے خرید کر لائیں اور پھر کسی کو دیں۔ جناب سپیکر! جہاں ان ہسپتالوں میں، ان بڑے بڑے میڈیکل کمپلیکسز میں کروڑں روپوں کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں سے آتے ہیں اور کہاں جاتے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ چار ہزار روپے کا ایک انجکشن کسی انسانی جان سے زیادہ قیمتی نہیں ہے، ان انجکشنز کو بھی اوپن رکھا جائے اور اس قسم کا سسٹم Create کیا جائے کہ ایمرجنسی میں بالخصوص ہارٹ کے مریضوں کیلئے یہ انجکشن Available ہو۔ جناب سپیکر، میں آخر میں پھر لطیف اللہ خان علیزئی صاحب اور مرحوم اجمل خٹک صاحب کیلئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ میں آپ کا مشکور ہوں، بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> مهربانی۔ سپیکر صاحب، حقیقت دا دے چه علیزئی صاحب دلته په اسمبلئ کښے د هغه کردار او بیا د هغه تدبر، علیزئی صاحب یو ډیر سلجها هوا انسان وو۔ مونږ حقیقت دا دے چه ټول هاؤس او ټول ملګری هغوی پسے خفه یو او دا دعاګانے هم کوؤ چه خدائے پاک د هغه ژوند هغوی ته اسان کړی۔ خټک صاحب زما یقین دا دے چه خټک صاحب خو وو

خټک، خټک پښتون وو او که زه دا اووایمه چه خټک صاحب د باچا خان او د ولی خان تسلسل وو نو دا به غلطه نه وی. د خټک صاحب مرګ، د خټک صاحب جدائی په دے ټول پښتون بیلټ کښے یوازے په پښتونخوا کښے نه، په دے ټول پښتون بیلټ کښے د خټک صاحب د تلو نه پس یوه ډیره لویه خلا جوړه شوه بلکه زه که د خټک صاحب په کردار باندے هر څومره خبره اوکړمه نو هغه به کمه وی. خټک صاحب ډیر خودداره انسان وو، خټک صاحب ملنګ انسان وو، سیاست کښے دا نمونے که نن مونږ په کتابونو کښے لولو یا که خپل پلار نیکه یا د مشرانو نه اورو نو یا به د باچا خان نوم اورو یا به د ولی خان نوم اورو او یا بیا د خټک صاحب نوم اورو. زه به خټک صاحب ته د عقیدت ډالئ په دے یو شعر باندے وړاندے کړمه چه کوم هغه پښتنو ته ووئیلے وو چه:

ے اے پښتنو هیر نه کړئ دا ستاسو ملنګے خټک

وخت به درنه داسے لیونے ګورے بیا هم غواړی

حقیقت دا دے چه خټک صاحب د پښتنو یو ډیره لویه اثاثه وه، مونږ ټول به انشاءالله کوشش کوؤ چه د باچا خان او د ولی خان او د خټک صاحب هغه سیاسی فلسفه باندے به انشاءالله روان یو او په قدمونو باندے به ئے قدمونه ایږدو ځکه چه نن تاسو اوګورئ چه هغه خټک صاحب چه په درے مرلو کور کښے پاتے کیدو، هغه خټک صاحب چه نه ورسره خپل ګاډے وو، هغه خټک صاحب چه نن هم تاسو ورشئ د هغه حجرے ته اوګورئ او چه د هغه نوم ته اوګورئ نو د هغه په سیاست کښے د پښتنو د پاره کردار ته اوګورئ او نن د هغه ذاتی اثاثے ته اوګورئ، نو حقیقت دا دے چه ټول قوم نن هغه ته عقیدت وړاندے نه کړو نو دا به مونږ ډیره لویه ناانصافی کوؤ. مونږ ټول قوم خټک صاحب ته د عقیدت ډالئ وړاندے کوؤ. د دے سره سره زمونږ دوه نوے ملګری چه راغلے دی، رحمت علی خان چه د ډاکټر صاحب په ځائے باندے نن ناست دے نو مونږ پرے خپله مینه ماتوؤ، هغه ډاکټر صاحب چه حقیقت دا دے چه د دے خاورے دشمنانو له ئے د خپل وجود په شکل کښے چه کوم جواب ورکړو، نن که مونږ سره موجود نه دے نو کم ازکم د دے خاورے دشمنان، کم ازکم د دے خاورے اجرتی قاتلانو د پاره یو ډیر لوئے پیغام دے او ډیر لوئے 'میسج' دے چه نن هغه رحمت علی د ډاکټر

صاحب په ځائے باندے ناست دے ، نومونږ هغه خلقو ته دا خبره کوؤ چه نن ډاکټر صاحب که په مونږ کښے موجود نه دے نو مونږ خفه یو خو که یو طرف ته مونږ خفه یو، زمونږ د پاره د افتخار خبره ده، زمونږ د پاره باعث افتخار خبره ده، مونږ د ډاکټر شمشیر او د رحمت علی خان ټول خاندان ته، د هغه مشرانو ته مونږ شاباش وایو چه حوصلے ئے مړے نه شوے ، حوصلے ئے وړے نه شوے ، حوصلے ئے مضبوطے شوے او نن رحمت علی زمونږ په وړاندے ناست دے۔ نصیر محمد خان حقیقت دا دے چه د دے اسمبلئ یو داسے لوئے اعزاز دے چه په دے صوبه کښے پښتانه یا د دے خاورے خلق، ډیر په لږو خلقو باندے په لږو خبرو باندے هغوی اتفاق کوی، نصیر محمد خان چه نن دلته کښے ناست دے ، د دے صوبے ټولو سیاسی جماعتونو، څنگه چه اسرار خان خبره اوکړه د مروتو ټولے قامی جرگے متفقه طور او بیا زه د عوامی نیشنل پارټئ مشرانو ته او د خپلے پارټئ مشرانو ته هم شاباش او خراج تحسین وایمه چه هغوی هم د ټول مروت جرگے د هغه فیصلے او د ټولو مروتو د هغے قامی جرگے احترام اوکړو او نن نصیر محمد خان چه دلته ناست دے ، دا زمونږ متفقه د ټولو انشاءالله نمائنده دے۔ په آخره کښے نن یوه خبره کول غواړمه چه نن په دے سیټ باندے چه زما شاته عالمزیب خان شهید به ناست وو، نن اورنگزیب خان ناست دے او تاسو اوگورئ څومره لویه بدقسمتی وه چه یو ملگرے زمونږ شهید شو، یو خوږ، دروند د بابا سپاهی زمونږه نه واغستو او زما د بابا په بل سپاهی باندے ئے حمله اوکړه خو زه سلام پیش کومه دے جرات ته، زه سلام پیش کومه دے حوصلے ته چه هغه خلق چه بزدلانه کارروائی کوی، نن که اورنگزیب خان دلته ژوندے دے ، حقیقت دا دے چه ده ته بل ژوند ملاؤ شوے دے۔ د دے فورم په وساطت سره لکه څنگه چه نن ملگرو تجویزونه پیش کړل چه نن علیزئی صاحب دلته کښے موجود نه دے ، پکار دا ده چه دا د ټولے پښتونخوا، د ټولے صوبے د ټولو نه لویه جرگه ده چه مونږ داسے د قامی اتفاق او قامی اتحاد مظاهره ئے اوکړه چه نن که دلته کښے علیزئی صاحب موجود نه دے نو مونږ ټول غمژن یو۔ لکه څنگه چه بی بی خبره اوکړه، منسټر صاحب به د هغے سوال جواب ورکړی چه که غفلت شوے وی نو باقاعده پکار دا ده، منسټرصاحب به جواب اوکړی خو پکار دا ده چه ټول

سیاسی جماعتونه داسے د یو والی، داسے د اتفاق او داسے د اتحاد مظاهره اوکړی لکه نن چه دلته کښے څنګه نصیر محمد خان ناست دے او زمونږ رحمت علی خان ناست دے۔ ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): ډیره مهربانی۔ محترم سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ چونکه نن دلته بحث شروع شو، هغه زمونږ ډیر خوږ مشر او د دے قوم یو رهنما اجمل خټک صاحب چه وفات شو، په هغے باندے او زمونږ بل یو قدرمند ورور لطیف الله علیزئی صاحب چه زمونږ دلته په دے اسمبلئ کښے نمائنده وو او بل د خټک صاحب او د ملک قاسم صاحب پلار هم وفات شوے دے نو اول خو مونږ ټولو ته دعا کوؤ چه الله د دوئ ته جنت نصیب کړی۔ د خټک صاحب زندګی د چا نه پټه نه ده، د هغوی خدمات یا د هغوی په دے وطن کښے چه څومره تګ و داؤ وو، عوامی سړے وو جی او د عوامو د خیر ښیګړے د پاره هغه خپله زندګی وقف کړے وه او ډیر ښکلے یو تاریخ لری نو مونږ به د هغه د پاره سپیشل دعا کوؤ او خدائے پاک د د ده برکتونه د ده په خاندان باندے راولی۔ زه پخپله هم نن ورته تلے وومه او هلته کښے د ایمل سره او د دوئ د خاندان سره کافی وخت پورے مونږ ناست وو۔ حقیقت دا دے چه څومره لوړ نوم دے او څومره هلته لویه سادګی ده نو سړے په هغے باندے فخر کولے شي۔ علیزئی صاحب هم زمونږ ډیر قدر مند او یو ښه 'پولیټیشن' وو او هغه نن زمونږ په مینځ کښے نشته۔ د قاسم صاحب پلار هم جی، هلته زمونږ د خټکو ډیر لوئے یو مشر وو او زما خیال دے کومو خلقو ته به په دے وخت کښے چه کوم تکلیف وو او داسے جنازه به ئے نصیب شوے وی که هلته څوک تلے وی او هغه جنازه به ئے لیدلے وی نو زما خیال دے دا به یوه تاریخی جنازه وه خو دلته چه زمونږ کوم په اخباراتو کښے راغلے دی او دلته زمونږ ایم پی اے صاحبے چه کومه خبره اوکړه، ما په اخبار کښے هم کتلے دی او ما خپله هم په دے باندے خبرے کول غوښتل، که چرته زمونږ په دے صوبه کښے د دے معزز ایوان د ایم پی اے سره په دے هسپتالونو کښے داسے سلوک وی او د هغه په دغه شان باندے علاج وی او چه څنګه جدون صاحب اووئیل چه د هغه د سخر سره هم په دے انداز باندے شوے وو نو زمونږ په

دے صوبه کښے د غریب سړی د علاج معالجے او هسپتال کښے د هغه د انتظام مونږ څه دعویٰ لرو، مونږ به څه وایو چه دلته یو وی آئی پی زمونږ ایم پی اے هسپتال ته ځی او د هغه د پاره هم په هغه وخت باندے ډاکټران نه وی؟ او که نن تاسو اوګورئ جی، زه به د شاه صاحب په نوټس کښے راولم، مونږ مخکښے هم وئیلے وو چه دلته اوس حادثاتی داسے اتفاقیه واقعات اوشی چه په هغے کښے پنځوس، شپیته، سل زخمیان او مړه وی نو مونږ دا ګزارش کړے وو چه په هره ضلع کښے دومره دوائی موجود وی او که پیښور نه علاوه چه څومره ډسټرکټ هیډکوارټر هاسپیټلز دی، په هغے کښے جنریټر سسټم خو شته خو که تاسو اوګورئ په یو هسپتال کښے هم جنریټر کار نه کوی، هلته پټرول او ډیزل نشته او هلته چه کله بجلی لاړه شی او د بجلئ لوډشیډنګ چه دے، بجلئ باندے ما نن تحریک التواء واستولو، چه پړے څه Decisionوی، چه څنګه ئے راوړی، نو که په یو ځائے کښے بجلی هم نه وی او سل کسان، پنځوس کسان زخمیان هم ورشی نو بیا به په بیډونو کښے هم ځائے نه وی او زما هلته په جنریټر کښے پیټرول او ډیزل هم نه وی نو بیا خو به ډیر لوئے عجیبه غوندے حال وی۔ زه د خپلے ضلعے خبره کومه چه هلته نه ما ته کومه اطلاع راغله او دا واقعه اوشوه، ډیره افسوسناکه او ډیره دردناکه او په هغے کښے ډیر قیمتی خلق چه دی هغه شهیدان شوے دی او زمونږ هلته ډیر قابل افسر چه وو، اقبال مروت صاحب هغه زخمی دے نو په دے وخت باندے هم نه په جنریټر کښے تیل شته، نه په هغے کښے ډیزل شته او بیا د ضرورت نه هغه خلقو هغه خپل مریضان سی ایم ایچ ته یووړل چه کم از کم په سی ایم ایچ کښے هلته پټرول او ډیزل ملاویږی او هلته به مونږ ته سهولت وی۔ اوس زه به یو بل ګزارش هم کوم ګورنمنټ ته، چه کوم مریضان لاړ شی سی ایم ایچ ته نو هغوی ته چه کوم علاج هلته کښے اوشی، هغه چونکه د ګورنمنټ دلته یو اعلان هم دے او ورکوی ئے هم، زمونږ هسپتالونو ته خو چه کوم مریض لاړ شی، چه هغه په دے بم بلاسټنګ کښے یا په دهماکه کښے راشی نو د هغوی چه کومه خرچه اوشی یا هغه دوائی هغه سړی ته نه ملاویږی او د دے زنده ثبوت دا دے چه نصیر محمد خان صاحب هم پکښے زخمی شوے وو او بل د ده د تره زوئ وو، نذیر خان، نذیر خان هم زخمی شو نو هغه هم په ایمرجنسی

کبنے سی ایم ایچ ته راوړو۔ اوس د نذیر خان ډهائی لاکھ، تین لاکھ روپئ دی چه د هغے طریقه کار نشته دے، انجکشنے چه هغه سی ایم ایچ والا غواړی او هلته دوائی د یو سټور نه راغلے ده چه آیا د دوائی پیسے به سی ایم ایچ ته صوبائی گورنمنټ ورکوی او که دا به نصیر محمد خان؟ د دوئ چونکه د گورنمنټ فیصله ده چه هغه به دوئ ورکوی نو زما به دا گزارش وی چه په دے ټولو ځیزونو باندے غور اوکړے شی او ډیر یو بنیادی ضرورت دے او شاه صاحب نه به مونږ دا طمع لرو چه دوئ د نذیر خان د علاج چه ډهائی/ تین لاکھ روپئ دی او هغه انجکشنے وے، حالانکه هغه هم بیا شهید شو او هغه پاتے نه شو، بل ما ته اوس Recently دلته اطلاع راغله چه زمونږ ډی پی او بنوں، اقبال مروت صاحب چه هلته کوم زخمی دے، د هغه د علاج معالجے صوبائی گورنمنټ د هغه هسپتال سره څه داسے رابطه نه ده کړے، که چرته په هغه باندے چه څومره اخراجات راځی، او ټهیک ده هغه د پینډئ په سی ایم ایچ کبنے دے خو د هغه د علاج پیسے چه دی هغه به پراونشل گورنمنټ مهیا کوی یا هغه به وفاقی گورنمنټ ورکوی نو دا لړ په دے بنیاد باندے که په دے خبره اوشی او د دے وضاحت اوشی چه په ایمرجنسی کبنے یو سړے دے او هغه سی ایم ایچ ته لاړو نو د هغه د علاج پیسے به څوک ورکوی؟ او بل که په ټوله صوبه کبنے، مونږ هغه ورځ هم گزارش کړے وو چه گورنمنټ د هدایات جاری کړی چه کوم ځائے کبنے د ډیزلو او د پټرولو د جنریټر پیسے نشته چه هغوی لاړ شی او زه یو ځل بیا چه دا زمونږ څومره کسان چه زمونږ سره اوس نه دی، د هغوی په حق کبنے به دعا هم کوؤ او پروردگار ته به سوال کوؤ چه پروردگار د دلته هم مونږ ته امن راولی۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب، محترم قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے دوستوں اور بہنوں نے بھی باتیں کیں، بدقسمتی سے جناب سپیکر، ہم روزانہ ہی ایسے نئے نئے دکھوں سے دوچار ہوتے ہیں۔ ہمارے صوبے کے جو حالات ہیں دہشت گردی کے، وہ بھی اپنی جگہ اور پھر ہماری اسمبلی میں جب بھی سیشن ہوتا ہے تو ہم میں سے کوئی نہ کوئی ایک ساتھی کم ہو جاتا ہے۔ بہر حال ہر ایک کا ایک وقت مقرر ہے، اس کو کوئی بڑھا نہیں سکتا لیکن جناب سپیکر، جس طرح سے میرے بھائیوں نے بات کی کہ اجمل خٹک صاحب ایک عظیم سرمایہ اور اس

صوبے کی عظیم شخصیت تھی،ان کی ایک سادہ اور اصولوں کی زندگی تھی، ہر ایک انسان میں جو اچھی بات ہو تو اسے اچھی کہنا چاہیئے اور اسے کوئی بھی اپنائے تو وہ بہتری کی طرف ہے لیکن اسی طرح نوجوان ساتھی، ہمارا میجر لطیف اللہ علیزئی صاحب ہاسٹل میں رہتے تھے، بہت ہی خوش خلق، بڑے باآدب اور بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے، اگر کہیں وہ بیٹھے ہوتے اور دور سے آدمی آتا، ہماری میٹنگ ہوتی تو وہ اٹھ کھڑے ہوتے،ان میں بڑی تہذیب تھی اور میں جنوری کی بات کروں گا، جیسے جمعرات کا دن ہوتا ہے، چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ہم سب ساتھی گئے ہوئے تھے، میں بھی چلا گیا اور وہاں بیٹھا تو اس نے مجھے پہلے نہیں دیکھا تھا، جب اس نے دیکھا تو وہ ایسے دوڑ کے میری طرف آئے، میں نے سمجھا پتہ نہیں کہ یہ کیوں ایسے جلدی آرہے ہیں، اس نے پھر مجھ سے معذرت کی کہ میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا، اس نے چھوٹے بھائیوں کی طرح میری عزت کی۔ پھر جب ہم اپنی ٹرن پر وزیراعلیٰ صاحب کے ساتھ بیٹھے تو اس کی باری مجھ سے پہلے تھی، دوسرے نمبر پر میری باری تھی تو جس طریقے سے وہ اپنے علاقے کے مسائل ڈسکس کر رہے تھے چیف منسٹر صاحب سے تو مجھے اس پر رشک آرہا تھا کہ یہ آدمی باری باری ایک ایک چیز کو کہ یہ چیز ایسا ہو جائے، یہ کام ایسا ہو جائے تو مجھے اس پر بڑا رشک آیا۔ پھر ہمارے بڑے نوجوان چیف منسٹر، ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ بھی بڑے خوش اخلاق ہیں، بڑے اچھے طریقے سے، اور ان کا رویہ بھی بہت اچھا ہوتا ہے، تو انہیں مذاق میں کہا کہ یہ ختم ہو گا کہ اور بھی فائل ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک فائل ایک ہی کام کیلئے ہوتی ہے، بہر حال وہ بڑے اچھے طریقے سے اپنی بات کر رہے تھے۔ ان کا جب سنا، وہ جناح آباد میں، ایبٹ آباد میں رہتے تھے، ہمارے ایک قسم کے وہ پڑوسی بھی ہیں، ہمارے ضلع کے بھی ہیں، تو بڑا افسوس ہوا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ساتھ ان کا جو Attitude رہا، اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ جس طرح سے میری دوسری بہن نے کہا، عنایت خان جدون صاحب نے کہا اور درانی صاحب نے کہا تو میرے خیال میں اس پہ کوئی بات نہیں کرنی لیکن باقی سب بھائیوں کی یہ خواہش ہے کہ جو آدمی بھی ہم میں سے 'الیکٹڈ' ہے جو اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا ہے، وہ اس امید پر ہے کہ میں نے پانچ سال یہاں، اگر ٹائم پورا ہوا، Tenure پورا رہا تو پتہ کسی کو نہیں کہ، یہ پورا ہال بیٹھا ہوا ہے، کسی کو یہ پتہ نہیں کہ کل کس کی باری ہے لیکن یہ ایک روایت ہے اگر ہو جائے۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی بڑے زور سے کہا تھا لیکن میرے بڑوں کو اچھی نہ لگی اور وہ نہ مانے، مجھے افسوس ہوا اور میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ مالاکنڈ میں الیکشن کے موقع پر جو ہمارا بھائی شہید ہو گیا ہے، اس کے ساتھ ہماری پارٹی بکسہ رکھے لیکن اس میں میری پارٹی نے بھی بکسہ رکھا

اور ہم دوسرے نمبر پر تھے۔ اسی طرح مانسہرہ میں بات ہوئی، ادھر سے ہمارے لکی میں ٹھیک ہے نصیر اللہ جیت گئے، وہ سب کچھ ہو گیا لیکن ان کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بکسے رکھے تھے، ایکس لوگوں نے بکسے رکھے تھے۔ ان کا بھی تو خرچہ ہوا ہو گا، انہیں بھی تو کوئی پریشانی ہوئی ہو گی، گورنمنٹ کیلئے بھی یہ کتنا بڑا کام بن جاتا ہے، اگر اس کو برداشت کیا جائے کہ وہی آدمی یا اس کے خاندان میں اس سیٹ کو چھوڑا جائے تو میرے خیال میں یہ اچھی روایت ہو گی اور اس کیلئے میں یہ سمجھوں گا کہ یہ پارلیمانی لیڈر اپنی طرف سے، چونکہ ہمارے تو ساتھی ہیں، ہم ضرور کریں گے لیکن ہماری پارٹیز کے صدور جو ہیں، ہر پارٹی کا اپنا صدر رہے، ذمہ دار ہے صوبے کا اور مرکز میں بھی ہیں، اگر یہ ہماری پارٹیز کے ہیڈز، جن کے Candidates ہیں اگر وہ ان سے بات کر لیں تو میرے خیال میں بڑا مناسب ہو گا۔ چونکہ جب ہم کوئی بات فلور پر کرتے ہیں تو میرے خیال میں ان کو اچھی نہیں لگتی۔ ہماری خواہش یہی ہے لیکن میرے خیال میں ان کے ساتھ اگر ان کی بات ہو جائے تو بہتر ہو گا۔ اس طرح قاسم خٹک صاحب کے جو والد صاحب فوت ہو گئے ہیں، ان پر بھی بڑا سخت افسوس ہوا ہے لیکن یہ ایک روایت ہے، سپیکر صاحب! ہم ویسے بھی کہتے ہیں کہ ہمارے صوبہ سرحد کی اسمبلی جو ہے یہ ایک جرگہ ہے، میرے خیال میں جرگے میں ایسے فیصلے ہونے چاہیئے جو پورے ملک کیلئے نمونہ ہوں۔ یہ تھوڑی سی قربانی کی بات ہے تو میری یہی ریکویسٹ ہو گی سب پارٹیوں سے لیکن زیادہ تر وہ جو امیدوار ہیں، اسے زیادہ Approach کرنی چاہیئے ہر پارٹی کے ہیڈ کو تاکہ وہ اگر چاہے تو ہمارے ماننے یا نہ ماننے سے فرق نہیں پڑتا۔ ہم اسمبلی کے فلور پر اگر اعلان بھی کر دیتے ہیں، جیسے میں نے پچھلی دفعہ کیا اور مجھے اس پر بڑا افسوس ہوا کہ ٹھیک ہے جلات خان ہمارا دوسرے نمبر پر Candidate تھا، اچھے ووٹ اس نے لیے، ٹھیک ہے کہ ہماری پارٹی کی ایک حیثیت ہے، اس میں ابھی پارٹی کی کیا پوزیشن ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ پھر میدان لگے گا، اس پر ہم اپنی اپنی پوزیشنیں، اپنی اپنی سیٹیں، اس پر دفاع کرتے رہیں گے اور اپنے لئے کرتے رہیں گے لیکن اگر اس میں کوئی ایسا کیس ہو جاتا ہے تو اس کو ہمیں برداشت کرنا چاہیئے جی۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: ملک طماش خان صاحب! مختصر تاکہ دوسرے بھائیوں کو بھی موقع ملے۔

ملک طماش خان: شکریہ۔ زه جی، دا راتلونکی زمونږ دوه ایم پی اے ګان صاحبان دی، هغوی ته هر کلے وایم او ورسره ورسره زه اورنګزیب صاحب ته هم هر کلے وایم چه ډیره سخته تیره شوه او ډیر مشکلات وو خو نن زمونږ د خوشحالئ ورځ ده چه دا زمونږ ورور نن مونږ سره ناست دے او بیا ورسره ورسره د میجر لطیف

الله علیزئی صاحب او د اجمل خان خټک صاحب په باره کښے خبرے دی، نو د هغوی یادونه خو به تول عمر زمونږ په زړونو کښے پراته وی خو داسے هستئ چه د مینځه اوځی نو هغه سړی ته بیا پته لګی چه کله موجود نه وی۔ میجر لطیف الله علیزئی صاحب یو داسے هستی وه او مونږ د پاره به چه کوم ځائے کښے مشکلات وو نو مونږ به د هغوی نه تپوس اوکړو چه یره جی، دا دا مشکلات دی، داسے خبره ده نو هغه به مونږ بریف کولو نو الله پاک د هغوی له جنتونه ورکړی او بیا ورسره ورسره زمونږ اجمل خان خټک صاحب یو داسے هستی چه هغه زمونږ د پښتنو یو ډیره قیمتی نښه وه۔ مونږ نه به هغه الفاظ چه زمونږه په ذهن کښے دا وو چه یره د پښتنو هغه ټکی چه کوم مونږ د هغوی نه زده کړے دی او د هغوی په لاره باندے روان ځان ته د خپلے روښنایئ هغه نښے وینو، مونږ همیشه به چه ترڅو پورے ژوندی یو نو هم دے هستو ته به دعاګانے کوؤ۔ باقی جی، د لطیف الله علیزئی صاحب د وړور خبره وه چه کوم زمونږ ایم پی ایز صاحبان شهیدان شوے دی او د هغوی په ځائے چه کله د هغوی ورونړو دا الیکشنے لړاؤ کړے دی او الله پاک د هغوی په ذریعه دوئ له عزت ورکړے دے نو مونږ د دے پښتنو ډیره شکریه ادا کوؤ چه د دے خلقو خوشحالو ته اوګورو او غمونو سره ئے شریک شو۔ بهرحال همیش له به زمونږ دا دعا وی چه الله پاک د دوئ ته جنتونه نصیب کړی۔ ډیره ډیره مننه، شکریه جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب غنی داد خان۔

<u>جناب غنی داد خان:</u> جناب سپیکر، ستاسو ډیره مهربانی۔ ما خو بهر حال دا توقع نه لرله چه تاسو زما دومره عزت افزائی اوکړه چه ما له مو موقع راکړه۔ اجمل خټک صاحب یقیناً یوه ډیره لویه هستی وه او په کومے طریقے سره او په کومے سادګئ سره چه هغه خپل ژوند تیر کړے وو، هغه چه کله په کابل کښے وو نو اتفاق داسے وو چه زه هم کابل ته تلے وومه او د هغوی میلمه شوے وومه، د دے ځائے نه به چه څومره خلق هلته تلل، څومره ستوډنټان به تلل نو د هغوی مدد او هر څه به هغوی کول۔ یو شپه ئے مونږ له روټئ کړے وه، زما مشر وړور هم ما سره وو، بیا ئے مونږ ته ګاډے راکړے وو، ډرائیور ئے راکړے وو او مختلف ځایونو کښے ئے په مونږ باندے سیلونه هم کړے وو خو دا خیر زما ذات سره تعلق

لری، نور د دے ځائے نه چه به څومره ستهږ نتهان یا خلق تلل نو د هغوی سره به ئے مدد کولو۔ هغوی ته به ئے هلته داخلے ورکولے، دلته څو ځله ما ته موقع ملاؤ شوے وه، د هغوی د دیدار د پاره زه تلے وومه، د هغوی شفقت ما ته همیشه حاصل وو۔ کومه خلا چه پیدا شوے ده یقیناً د هغے پوره کیدل ډیر مشکل دی او کوم حیثیت چه د هغوی وو نو هغه حیثیت بل چا ته نه شی ملاویدے په پارټئ کښے ځکه چه د هغه خدمات هم د چا نه پټ نه دی او کوم ژوند چه هغه په سادګئ سره تیر کړے دے نو هغه هم د چا نه پټ نه دے۔ زه د خدائے پاک نه دا دعا کومه چه خدائے پاک د هغه له په جنت الفردوس کښے ځائے ورکړی۔ ترڅو پورے چه د علیزئی صاحب تعلق دے نو څنګه چه قلندر صاحب اووئیل نو زه هم په هغه مجلس کښے موجود وومه۔ د چیف منسټر صاحب سره زمونږ ملاقات وو او دوئ ما سره ناست وو، ما سره ئے خبرے کولے، ګپ شپ مو لګولو نو د هغه د مرګ چه مونږ واوریدل نو یقین مو نه راتلو چه یره علیزئی صاحب اوس په مونږ کښے موجود نه دے۔ زه د هغه د خاندان نه هم واقف یم، زه چه کله منسټر وومه نو هلته ډیره اسماعیل خان ته تلے وومه او ما له ئے دعوت کړے وو، زه ئے ملیمه کړے وومه۔ خیر دلته کښے ئے زما سره ډیر ښه تعلق وو او د هغه ځائے چه څومره زمونږ دوستان وو نو د هغوی په وجه هم ما ته معلومه شوے وه چه د هغه یو خپل حیثیت وو او یو خپل سیاست ئے وو او یو خپل مقام ئے پیدا کړے وو، هغوی له د هم خدائے پاک په جنت الفردوس کښے مقام ورکړی او خدائے پاک د هغه اوبخښی۔ د هغے سره سره دا زمونږ ورونړه چه نن ئے حلف اوچت کړے دے، یو رحمت خان صاحب او بل نصیر محمد خان میانداد خیل، میانداد خیل سره خو ما ټوقے کولے چه ما اونه پیژندے ځکه چه زما دوست دے د ډیرے مودے نه خو په هغه وخت کښے ئے بریره نه وه اوس ئے بریره پریښے ده، ما ورته اووئیل چه ما اونه پیژندے نو دواړو ته د زړه د اخلاصه مبارکبادی ورکومه او ستاسو ډیره شکریه ادا کومه چه زه مو په خبرو اولیدمه او ما ته مو موقع راکړه چه تاسو خبره اوکړئ۔ ډیره ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عطیف الرحمان صاحب او مولوی عبیدالله صاحب! چه هغوی خپل سیټ ته رسی نو تاسو خبره اوکړئ۔

مولوی عبیداللہ: نحمدہ و نصلی علیٰ النبیﷺ۔ ڈیرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب!آپ نے مجھے وقت دیا کچھ معروضات پیش کرنے کیلئے، خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب وقت آجائے تو ایک آدمی ذرہ بھر ٹائم آگے پیچھے اپنے لئے نہیں کر سکتا ہے۔ جناب علیزئی صاحب میرے بھائی تھے اور ہم 2001 سے 2005 تک اکٹھے رہے۔ میرے خیال میں پرویز خٹک صاحب کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ اڑتالیس یا پچاس دفعہ ہماری میٹنگز ہوئی ہیں اور میں محسوس کر رہا ہوں کہ ہر میٹنگ میں ان کی جو رائے تھی، ان کا جو مشورہ ہوتا تھا وہ ہمارے گورنر جو کہ بہت ہی قابل ترین آدمی تھے، افتخار حسین صاحب، میں ان کا ہمیشہ مشکور رہا ہوں وہ ان کی رائے کو زیادہ فوقیت دیا کرتے تھے۔ اس لئے کہ اس میں دو صفتیں تھیں، ایک وہ سچ بولنے والا تھا اور دوسرا وہ حسن اخلاق سے بھرا ہوا تھا۔ جہاں تک خٹک صاحب کی بات ہے تو میں بہت ہی چھوٹا تھا جب وہ افغانستان میں تھے، میں پڑھ رہا تھا اس وقت سے میں اس سے متاثر ہوں، ان کی مستقل مزاجی کی جو بات ہوتی تھی وہ پکی ہوتی تھی، خواہ ملک کے بارے میں ہو، خواہ اپنی پارٹی کے لیڈر کے بارے میں ہو۔ کئی دفعہ انہوں نے اپنے پارٹی لیڈر کے ساتھ بھی اختلاف رائے رکھی ہے، مطلب میرا یہ ہے کہ وہ ایک مستقل مزاج آدمی تھے۔ جناب سپیکر، جب ہمارے اس ایوان میں ہر ایک ممبر نے اظہار افسوس کیا ہوا ہے، ہمارے ہر ایک ممبر صاحب کو چاہیئے اور جو ہمارے ممبرز صاحبان آئے اور چلے گئے تو دو سبق ہمیں حاصل کرنے چاہیئے، ہمارے جو ساتھی ہم سے بچھڑ گئے ہیں تو ہمیں ہر ایک ممبر کو دو سبق ملتے ہیں، ہر ممبر پر میرے خیال میں دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک حلقہ انتخاب کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے اور دوسری ملکی اعتبار سے ان پر ایک قسم کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہیں۔ یہاں ہمارے ممبران صاحبان میں سے جو فوت ہوگئے ہیں، ایک میرے سامنے ڈاکٹر صاحب اور عالمزیب صاحب خدا ان کو بخش دے، ہمارے بھائی یہاں پر دونوں جو وفات ہو گئے ہیں، اس آیت کے ماتحت ہیں کہ جب ٹائم آجائے تو آگے پیچھے آدمی نہیں ہو سکتا ہے لیکن یہ ہمارے ملک کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مر گئے ہیں۔ ہمارے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کیلئے ایک بہت بڑی طاقت اس وقت مصروف تھی اور اب بھی مصروف ہے، جب تک ہم تدبر نہیں کریں گے، یہ بڑی طاقت جو کہ ظالم ترین طاقت ہے جو ہمارے مسلمانوں کی بیخ کنی اور تباہ کرنے کے درپے ہے، اس طرح پالیسی اپنانے کی وجہ سے ہمارے کچھ ممبران صاحبان بھی ان غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہم سے بچھڑ گئے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی طرف جب بھی بات آجاتی ہے تو ہم مر جاتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہر ایک ممبر صاحب کو یہ چاہیئے، ہمارے بھائی چلے گئے ہیں ہم بھی جا رہے ہیں، ہمیں

ناجائزاور نامناسب اقدامات سے، کرپشن سے، شورش سے، بدگوئی سے ہمیں پرہیز کرناچاہیئے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہی دو سبق اگر ہم نے معمولی اور تھوڑا سا بھی احساس کیا ہو تو میرا خیال ہے کہ ہمارا پاکستان ایک جنت نظیر کا ٹکڑا بنے گا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب پیر صابر شاہ، پیر صابر شاہ صاحب۔ اقبال فنا صاحب! آپ تھوڑا سا بیٹھ جائیں تاکہ پیر صاحب دو لفظ بول سکیں۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> شکریہ جی۔ جناب سپیکر! جس طرح مجھ سے پہلے میرے پیشرو ساتھیوں نے اس تھوڑے سے وقت میں، ہماری انتہائی اہم شخصیات خصوصاً جو اس اسمبلی کے ممبرز تھے، ہمارے بھائی تھے، ہمارے ساتھی تھے، میجر لطیف اللہ علیزئی صاحب ایم پی اے اور جناب اجمل خٹک صاحب، ان کی وفات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اسکے ساتھ ساتھ یہاں پر اورنگزیب صاحب ایم پی اے بھی آج آئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے بہت بڑی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نئی زندگی دی ہے، میں انکو خوش آمدید کہتا ہوں اور میں انکی خدمت کیلئے بھی گیا تھا، اس وقت یہ بے ہوشی کی حالت میں تھے اور دوسرے ہمارے ساتھی رحمت علی صاحب اور نصیر محمد خان صاحب ایک نیا اضافہ ہیں جی، ہمارے ساتھی یہاں پر کامیاب ہو کر آئے ہیں، میں انکو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میجر لطیف اللہ علیزئی صاحب کے بارے میں میرے خیال میں بہت باتیں ہو چکی ہیں، میں صرف اتنا ہی کہونگا کہ وہ ایک انتہائی شریف انسان اور انتہائی باوقار انسان تھے اور یقیناً انکی رخصت سے، انکی جدائی سے، انکی موت سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ اجمل خٹک صاحب اور میجر لطیف اللہ صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اجمل خٹک صاحب ایک بہت بڑی شخصیت تھے، نہ صرف یہ کہ وہ سیاسی اعتبار سے ایک بہت بڑی شخصیت بلکہ وہ علم و فضل کے اعتبار سے ایک بہت بڑے مفکر تھے۔ انکی تصنیفات ہیں، انکی شاعری ہے اور قحط الرجال کے اس دور میں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اس المیہ سے دوچار ہیں، چاہے صحافت کا میدان ہو، چاہے دوسرے ادارے ہوں یہاں پر بڑی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ اجمل خٹک صاحب کی جو موت ہے اس سے بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ جناب سپیکر! یہاں پر قلندر لودھی صاحب نے اپنی تقریر میں ایک بات کی اور یہ بڑی بات ہے، میں سمجھتا ہوں اسکی بڑی اہمیت ہے اور بڑے پتے کی بات کی ہے کہ ہمیں ایک ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے، ہمیں ایسے راستے پر چلنا چاہیئے کہ کم از کم پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ میں ہم تاریخ پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہماری تاریخ کے اندر ان جمہوری اداروں پر بار بار قاتلانہ حملے ہوئے، بار بار آمریت آئی اور اس نے

ان اداروں کا قتل عام کیا اور آٹھ سال بعد جو مسلسل یہاں پر جدوجہد رہی اور اس جدوجہد میں اگر میں کہوں کہ یہ صرف پاکستان مسلم لیگ (ن) کی جدوجہد تھی تو یہ بڑی زیادتی ہو گی کہ اس جدوجہد میں عوامی نیشنل پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی، جمعیت علماء اسلام اور دیگر پارٹیاں جو ہیں، میں کس کس کا ذکر کروں، سب نے اپنا کردار ادا کیا اور ایک بہت بڑی جدوجہد کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس ملک کے اندر آج ہمیں جمہوریت، آج اس ملک کے اندر یہ ادارے، آج اس ملک کے اندر ہماری حکومتیں قائم ہیں اور آج پاکستان جمہوریت کے راستے پر جارہا ہے، تو جس طرح قلندر لودھی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں ایسے رویئے اختیار کرنے کی ضرورت ہو گی، ہمیں ایسے راستے پر چلنا پڑے گا، ہمیں پھونک پھونک کر قدم اٹھانے کی ضرورت ہو گی کہ ہمارے جو ادارے ہیں یہ جمہوری ادارے ہیں اور یہ جو غیر جمہوری قوتیں ہیں، آمرانہ قوتیں جو وقت اور موقع کی تلاش میں رہتی ہیں، آج ان حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ہمیں بہت بڑے احتیاط کے ساتھ آگے جانا ہو گا ورنہ جناب سپیکر، اگر ہم نے احتیاط نہیں کیا، اگر ہم نے اپنے رویوں کو تبدیل نہیں کیا تو یہ جو ہمارا نظام ہے، یہ جو ہماری اسمبلی ہے، آج جس طرح ہم جمہوریت سے فیض یاب ہو رہے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک دفعہ پھر اس ملک میں آمریت آئے اور پرسوں جس طرح سپریم کورٹ اور ہماری حکومت، یہ دو ادارے جو انتہائی اہم ادارے ہیں جناب سپیکر! وہ بالکل آمنے سامنے کھڑے ہیں اور آج ایک ایسا ماحول پیدا ہو چکا ہے کہ اس ہاؤس کا ہر ممبر، اس ہاؤس کے اندر ہر معزز رکن جو ہے وہ اس پریشانی سے دوچار ہے، اللہ خیر کرے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک دفعہ پھر ہم پر آمریت مسلط ہو، تو اس لئے جناب سپیکر، میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر صاحب! یہ تعزیت ہے یا یہ خراج تحسین پیش کر رہے ہیں، یہ کس طرف جارہے ہیں؟۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بیٹھ جائیں۔ بی بی! آپ بیٹھ جائیں اور مداخلت نہ کریں، آپ بیٹھ جائیں۔ پیر صاحب! صرف تعزیتی کلمات کی طرف آئیں جی۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جی جی، میں نے تعزیت کی ہے اور میں اسکی بات کرتا ہوں کہ اس بات میں بھی ہمیں چونکہ یہ موقع ایسا ہے، اس موقع پر ہم نے اس معزز ہاؤس کو زندہ رکھنا ہے، اس نظام کو زندہ رکھنا ہے اور میں تعزیت کر چکا ہوں۔ میرے دل میں ان بھائیوں کیلئے بہت بڑا احترام ہے اور جو میرا رونا ہے کہ آج اس ہاؤس کے اندر، آج کم از کم ہم آنے والوں کو خوش آمدید کہہ سکتے ہیں اور جو رخصت ہوئے ہیں ان کیلئے

دعائے مغفرت کر سکتے ہیں اور اللہ نہ کرے اگر یہ ہاؤس نہیں ہوگا، اگر اس ایوان کے وجود کو خطرہ ہوگا، اگر اس ہاؤس کے مستقبل کو خطرات ہونگے تو وہ ہماری اجتماعی موت ہوگی۔ جناب سپیکر! آج ہم انفرادی موت کی بات کر رہے ہیں، میں اس اجتماعی موت کی طرف اشارہ کر رہا ہوں جو ہم دیکھ رہے ہیں، اس کیلئے میں گزارش کرتا ہوں کہ سپریم کورٹ کے ساتھ موجودہ حکومت نے جو سینگ لڑانے کی کوشش کی ہے، جو لڑائی شروع کر رکھی ہے، میں اس پر کہتا ہوں کہ خدا کیلئے اس رویئے پر نظر ثانی کریں اور جو 'پروپوزل' سپریم کورٹ کی طرف سے آئی ہے اس 'پروپوزل' کو تسلیم کریں اور میں کہتا ہوں کہ ہم نے آپکی تعریف کی ہے، زرداری صاحب کی تعریف کی ہے کہ جب بھی عوام کی طرف سے ڈیمانڈ آیا ہے، چاہے وہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> صابر شاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> ہاں، اس سے پہلے بھی سپریم کورٹ کے ججوں کی بحالی تھی یا دیگر معاملات کے اندر وہ Reconsideration کرتے ہیں اور میں یہی گزارش کرونگا اس ہاؤس کی وساطت سے کہ اس پر Reconsideration ہو۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, ji.

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> دوبارہ اس پر غور کیا جائے اور سپریم کورٹ کے جج صاحبان نے جو 'پروپوزل' دی ہے اس کو من وعن تسلیم کیا جائے تاکہ ہم ان اداروں کو بچا سکیں اور اداروں کی جو لڑائی ہم دیکھ رہے ہیں، قوم کے اندر جو انتشار ہم دیکھ رہے ہیں، اس انتشار سے قوم کو بچایا جا سکے۔ بہت بہت مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ چونکہ کورٹ میں اس وقت چل رہا ہے تو یہ Sub judice ہے، اس پر مزید بات نہ کی جائے اور عطیف خان کو میں نے دعوت دی تھی، عطیف خان! مختصر تاکہ ہمارے نصیر محمد خان اور وہ شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> ډیره مننه۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ چه کوم ممبر صاحب لطیف اللہ خان علیزئی صاحب چه په حق رسیدلے دے، چونکه د دے ایوان۔۔۔۔

<u>حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت):</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> شیر اعظم خان! تاسو کښینئ که څه ضروری خبره وی نو بیا به تاسو ته۔۔۔۔

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> زمونږ د سیاسی پارټو مشرانو، زمونږ د دے هاؤس وزیرانو صاحبانو او ایم پی ګانو صاحبانو پرے خبرے اوکړے، یقینی خبره دا ده چه لطیف

الله خان عليزئی صاحب د خپلے حلقے د پاره، د خپلے حلقے د عوامو د پاره چه کومے منډے ترړے، کومے هلے زلے به کولے نو يقينی خبره دا ده چه د هغه په سينه کښے د خپلے علاقے د پاره يو درد موجود وو او مونږ چه د دے خور خبرے واوريدے چه هغه سره کومه حادثه پيښه شوے ده نو زما يقين دے چه زمونږ وزير صحت صاحب ناست دے هغوی به خامخا په دے باندے کارروائی کوی او سخت نه سخت ايکشن په دے باندے اغستل پکار دی۔ زمونږ د عوامی نيشنل پارټئ سابقه مرکزی صدر د پښتون قام يو نوموړے شاعر اجمل خټک صاحب په حواله باندے خبره اوشوه، يقينی خبره دا ده چه د اجمل صاحب څومره لوئے نوم وو، څومره لوئے کردار ئے وو، د جمهوريت د پاره چه د هغه کومے قربانئ وے او جلاوطنی ئے تيره کړے وه خو تاسو اوکتل چه هغه د درے مرلو په کور کښے اوسيدو او هغه د خاکسارئ او د ملنسارئ نه کار اغستے وو او کله چه دلته کښے په هسپتال کښے داخل وو نو زه او بابک صاحب ورته ورغلے وو او زمونږ وزير اعلیٰ صاحب دا هدايات ورکړے وو چه خټک صاحب باندے څه خرچه راځی نو دا به ټوله صوبائی حکومت برداشت کوی خو چونکه خټک صاحب دومره خودداره سړے وو چه هغه هر څه واپس کړل او هغه وئيل چه نه زه به د خپله جيبه پيسے ورکوم او هغه هله د هسپتال نه لاړو چه هغه د خپله جيبه پيسے ورکړے او په هغه باندے چه کومه خرچه شوے وه نو دا د هغه د ديانتدارئ او د هغه د وفادارئ علامت وو۔ بل زمونږ چه کوم نوے ايم پی اے ګان صاحبان دلته کښے راغلے دی، رحمت علی خان او نصير محمد خان صاحب، هغوی ته زه مبارکباد پيش کوم۔ بل زمونږ په اورنګزيب خان باندے چه کومه قاتلانه حمله شوے وه او دے پکښے خدائے پاک صحيح سلامت بچ اوساتلو نو دا هم زمونږ د پاره ډيره لويه د نعمت خبره ده او نن مونږ سره په دے هاؤس کښے ناست دے۔ زه خپلے خبرے د خټک صاحب په دے شعر ختموم، وائی:

اے پښتنو، اے ليونو پښتنو
راځئ په کور کښے مرکه شو سره
د سيالئ وخت دے چه جرګه شو سره
دنيا بدليږی ورته ځان بدل کړو

دغه د ظلم زوړ جهان بدل کړو
ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: شیر اعظم خان، شیر اعظم خان وزیر صاحب! صرف تعزیت پورے محدود اوساتئ جی۔

وزیر محنت: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مهربانی، شکریه۔ زمونږ ملګری دلته چه کوم وفات شوے دی، د هغوی په سلسله کښے او خاص کر د اجمل خټک صاحب مرحوم په باره کښے چه کومے خبرے اوکړے نو په دیکښے هیڅ شک نشته چه هغه یو قومی لیډر وو او یو خاکسار لیډر وو نو مونږ ئے چه څومره صفت اوکړو نو کم دے۔ دغسے میجر علیزئی صاحب ډیر Decent سړے وو او د دہ او د دہ په ملګرتیا کښے هیڅ دا خبره نه وه چه لکه دا لوئے دے او دا کم دے۔ زمونږ چه څومره تجربه ده نو دوئ یو اصلی، یعنی ډیر بهترین او ډیر Mature پولیټیشن وو او خاص سړے وو نو مونږ په دہ باندے هم فخر کوؤ خو افسوس هم کوؤ چه زمونږ په مینځ کښے نشته۔ عرض مو دا دے چه دے نه علاوه زمونږ په بنوں کښے څه رنګه درانی صاحب د اپوزیشن لیډر خبره اوکړه، هغه سره زما مکمل اتفاق دے، زمونږ د پولیس والا ډیر قیمتی ځوانان شهیدان شول، ډی پی او صاحب هم ډیر شدید زخمی شوے دے او اوسه پورے دا اندازه نشته نو خدائے د دہ ته ژوند ورکړی او زمونږ شهیدان د خدائے اوبخښی۔ وزیر اعلیٰ صاحب پخپله جنازے ته لاړو، زه ورسره ووم، مونږ د ټولو جنازے اوکړے او د هغے نه علاوه د دوئ چه څومره د شهیدانو پیکیج وو، د هغے په باره کښے وزیر اعلیٰ صاحب ورته اووئیل چه دا به په درے هفتو کښے ملاویږی، سویلین ته هم او پولیس والا ته هم، چرته هم دا خبره مخکښے نه وه، مخکښے به دا خبره په میاشتو او په کلونو کښے وه، اوس راغله هفتو ته او ورځو ته، دا خو د دے وزیر اعلیٰ صاحب تدبر دے او دا د دہ ذاتی کوشش دے او د دے پراونشل ګورنمنټ کوشش دے چه دا خبره اوس هفتو ته راغله۔ عرض مو دا دے چه دا به نور هم تیز کړو او انشاءالله وزیر اعلیٰ صاحب هلته موقع باندے اعلان اوکړو چه دا به نور هم تیزوؤ او دا پیکیج به هم زیاتوؤ، نو وزیر اعلیٰ صاحب چه کوم مونږ هلته په بنوں کښے هسپتال ته لاړو، واقعی چه

په هسپتال کښے څه کمی ده، ده ورته اووئیل چه دا به صوبائی حکومت برداشت کوی که هغه سی ایم ایچ کښے، که هغه راولپنډئ کښے، که زمونږ ډی پی او صاحب ډسټرکټ پولیس آفیسر دے او که هغه زمونږه هلته زخمیان دی، که دلته په ایل آر ایچ کښے دی نو دا به پراونشل ګورنمنټ برداشت کوی او انشاءالله په ډیر سپیډ سره که ډاکټران دی نو مونږ هسپتال ته ورغلی یو او که زمونږ د پیسو خبره ده او که د امداد والا خبره ده او که د دوایئ والا خبره ده، دا په هنګامی بنیاد باندے شروع ده۔ باقی دلته زمونږ دوه معزز ممبران راغلی دی، ډیر قدردان نصیر محمد خان میداد خیل او رحمت علی خان، دوئ ته زه د زړه د اخلاصه مبارکباد پیش کوم او ډیر خوش آمدید ورته وایم او انشاءالله دا اسمبلی به په دوئ باندے ښائسته وی۔ عرض مو دا دے چه دا کوم نن اجلاس دے، تقریبا ټولو معزز ملګرو خپل تقریرونه Confined کړل د دے حده پورے چه کوم زمونږ ملګری تلی دی یا نوی ملګری راغلی دی، د خوش آمدید او د تعزیت په سلسله کښے خو ملګرو داسے خبرے هم اوکړے چه هغه زه بالکل دلته نه شمارم لکه For example سپریم کورټ چه ډسکس کیږی په صوبائی اسمبلئ کښے نو دا د سپریم کورټ زه بے عزتی شمارم۔ سپریم کورټ ډیر اوچت دے، مونږ ئے ډیر قدر کوؤ، پاکستان پیپلز پارټی، نواز لیګ، ټولے پارټئ، عوامی نیشنل پارټی نو دا جمهوریت چه دے په دیکښے هیڅ شک نشته چه دا د دوئ په برکت سره راغلے دے۔ انشاءالله زمونږ د ټولو پارټو چه کوم همت وی، نو سسټم ته هیڅ خطره نشته، خطره هغه خلقو ته ده چه چانه بس پاتے شوے دے، دا د بیک سائډ پارټیانے چه هغه حالات پراګنده کوی او قطعاً سسټم ته هیڅ خطره نشته خو اصلی خبره دا ده چه زه ځنے ملګرو ته وایم چه د سپریم کورټ شاته پناه مه اخلئ، راځئ نو په میدان راشئ (تالیاں) سپریم کورټ نه وروستو پناه مه اخلئ۔ مونږ قدر کوؤ د سپریم کورټ او مونږ د سپریم کورټ احترام کوؤ، مونږ ئے په کانړو باندے نه اولو (قہقہے) د کانړو والا نه یو چه په کانړو ئے اولو، مونږ ئے په کانړو نه اولو، مونږه ئے احترام کوؤ۔ دا معامله صرف د سپریم کورټ او د فیډرل ګورنمنټ په مینځ کښے ده، د پارټئ په دیکښے هیڅ حق نشته۔ که یو پارټی لاړه شی او هغه تقریر اوکړی او هغه Condemn کړی پاکستان پیپلز

پارټي، پریذیډنټ یا فیډرل ګورنمنټ نو بیا به ئے بله پارټي څه رنګه برداشت کوی؟ هغه به خامخا راځي میدان ته، نو زه دا وایم چه دا زمونږ سپریم کورټ او یو محترم مقام ولے متنازعه کوی؟ مونږ ټولو ته سوال کوؤ، سپریم کورټ مه متنازعه کوئ، سپریم کورټ زمونږ د ټولو دے، دا ستره کروړ عوام دی، مونږ ئے قدر کوؤ، مونږ هر حکم ئے منو خو اصلي خبره دا ده چه که چرته ته مدعی شے چه زه د سپریم کورټ سره یم نو سپریم کورټ خو مو متنازعه کړو، هغه خو د ټولو دے نو ته ئے مه متنازعه کوه، مونږ به ئے قطعاً نه متنازعه کوؤ۔ ډیره مهرباني، شکریه۔

جناب سپیکر: نصیر محمد صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جواب در جواب، ایک ایک۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں، بس تھوڑی سی بات کرنی ہے۔ یہ جو آج کا ماحول ہے اور یہ جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! منور خان صاحب کا مائیک آن کریں، تعزیت اور مبارکباد تک۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ آج جو ماحول بنا ہوا ہے، تعزیت کیلئے اور جو نئے لوگ آئے ہوئے ہیں، یہ اس سلسلے میں تھا لیکن منسٹر صاحب نے میرے خیال میں کچھ سیاسی باتیں چھیڑی ہیں۔ میں کم از کم صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ (شور) یہ اس قسم کی باتیں میرے خیال میں منسٹر صاحب یعنی گورنمنٹ کو نہیں کرنی چاہیئے تھیں۔ اگر انہوں نے سپریم کورٹ پر اس قسم کی بات کی ہے یا پیپلز پارٹی والوں نے یا زرداری صاحب نے جو حرکت کی ہے، اس پہ میرے خیال میں آج سارے وکلاء کے جتنے بھی بار رومز ہیں، آپ اگر آج چلے جائیں تو وہاں پہ میرے خیال میں سب لوگ احتجاج کر رہے ہیں سر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں اس سلسلے میں صرف یہی کہنا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تمام ہاؤس سے کہ جو حضرات تقریر کرنا چاہتے ہیں اور نئے دوستوں کو مبارکباد دینا چاہتے ہیں، میں ان سب سے معذرت چاہتا ہوں اور اب ہمارے نومنتخب رکن اسمبلی نصیر محمد خان صاحب آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ جی نصیر محمد خان صاحب۔

(تالیاں)

جناب نصیر محمد میداد خیل: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ فلور دینے پر میں آپ کا مشکور ہوں، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ توجہ فرمائیں، ہمارے نو منتخب بھائی بول رہے ہیں۔ جناب نصیر محمد خان صاحب، پلیز۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں اپنی طرف سے۔۔۔۔۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر! میرے حوالے سے بات ہوئی ہے، مجھے تھوڑا سا ٹائم دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، اس کے بعد، اس کے بعد آپ بولیں گے۔

وزیر صحت: سر، وہ تو لمبی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ صرف شکریہ ادا کرتے ہیں آپ کا۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے آپ کا اور قائد ایوان کا جنہوں نے میرے زخمی ہونے پر اور میرے منتخب ہونے پر کئی بار مجھ سے رابطہ کیا، قائد ایوان کا، قائد حزب اختلاف کا، تمام وزراء کرام کا، تمام منتخب اراکین صوبائی اسمبلی کا اور تمام محترم خواتین کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے آج ہمیں یہاں پہ خوش آمدید کہا۔ جناب سپیکر، الحمد للہ جس طرح مجھ سے پہلے میرے کئی دوستوں نے مروت قومی جرگے کا ذکر کیا، میں آج آپ کے توسط سے مروت قوم کے تمام قومی جرگے کا جس میں ہماری مروت قوم کے تمام مشران ہیں اور وہاں پہ موجود تمام سیاسی جماعتوں کے اکابرین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، خصوصاً اس سلسلے میں یہ جرگہ جو منتخب ہوا ہے، یہ ہم نے امن کیلئے بنایا تھا اور اسی جرگے نے خالد رضا زکوڑی صاحب کو بھی اسی اسمبلی میں بھیجا تھا اور آج الحمد للہ مجھے بھی یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ اسی جرگے نے میرے نام پہ اتفاق کرتے ہوئے یہاں مجھے بھیجا ہے۔ اس سلسلے میں میں خصوصی طور پر دو اشخاص جناب انور سیف اللہ صاحب کا اور مولانا فضل الرحمان صاحب کا خصوصی طور پر شکر گزار ہوں کہ انہوں نے جرگے کے ساتھ بیٹھ کر (تالیاں) افہام و تفہیم کے ساتھ سب کو راضی کرتے ہوئے میرے نام پر اتفاق کیا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک روایت ہم نے اپنے ضلع میں ڈال دی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس جگہ پر موجود تمام ممبران صوبائی اسمبلی جو ہمارے صوبہ سرحد کے تمام اضلاع سے

تعلق رکھتے ہیں اور اس روایت کا خیال رکھیں گے اور اپنے اپنے ضلع میں اسکی تقلید کریں گے۔ جناب سپیکر، شکریہ کے ساتھ یہاں آنے سے پہلے میرے حلقے کے دوستوں کا بھی میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے منتخب کیا لیکن یہاں آنے سے پہلے انہوں نے مجھ سے ایک سوال کیا تھا کہ پہلی فرصت میں ہماری درخواست اس محترم اور معزز اسمبلی کے تمام اراکین کے سامنے اور خصوصاً حکومت، قائد ایوان اور جناب وزیر آبپاشی کے سامنے رکھ دینا کہ اس وقت ہمارا علاقہ جو غیر آباد ہے اور بنجر سے بنجر ہوتا جا رہا ہے، خصوصی طور پر وہاں پہ بارانی ڈیم کے Raising کا جو مسئلہ پچھلی حکومت نے شروع کیا تھا، اس پر جلد از جلد کام شروع کر دیا جائے۔ آخر میں میں تمام اراکین صوبائی اسمبلی کا، آپ کا اور محترم خواتین کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہاں پر ویلکم کیا۔ شکریہ جناب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب ظاہر علی شاہ صاحب! یہ کچھ باتیں ہسپتال کے متعلق آئی ہیں، جس کا ہماری محترم بی بی سنجیدہ یوسف صاحبہ نے ذکر کیا اور بہت معزز اراکین نے بھی، عنایت اللہ جدون صاحب نے بھی ذکر کیا۔ اس سلسلے میں جناب وزیر صحت صاحب آپ ذرا وضاحت کریں۔

وزیر صحت کی طرف سے میجر (ر) لطیف اللہ علیزئی، سابقہ رکن صوبائی اسمبلی کو ہسپتال میں بروقت طبی امداد نہ ملنے کی وضاحت

<u>وزیر صحت:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں جناب مرحوم لطیف اللہ علیزئی صاحب جو فوت ہوئے ہیں، دنیا میں ہر روز انسان پیدا ہوتے ہیں اور پھر ہر روز انسان مرتے ہیں لیکن وہ ایک منفرد نوعیت کے اور منفرد سوچ کے شخص تھے۔ انہوں نے ڈیرہ اسماعیل خان میں، جیسا کہ اسرار اللہ گنڈا پور صاحب نے کہا، تھوڑے سے عرصے میں اپنا ایک کردار ادا کیا، وہ ڈسٹرکٹ ناظم بھی رہے۔ اب اس وقت وہ ہمارے اسمبلی کے ممبر تھے لیکن انکو زندگی زیادہ نہ ملی اور دوسرا اجمل خٹک صاحب، جن کی وفات ہوئی ہے، وہ بھی اس صوبے کی گراں قدر شخصیت تھے اور انہوں نے جو خدمات اس صوبے کے حوالے سے اور اس پاکستان کے حوالے سے انجام دی ہیں، میں بذات خود اور تمام صوبہ انہیں اس بات کے حوالے سے خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ جو خلاء چھوڑ کے گئے ہیں، ان دو اشخاص کی کمی کو پر کرتے ہوئے ٹائم لگے گا۔ جناب عالی! اس حوالے سے بات کی گئی کہ جب ان کو ہسپتال لے جایا گیا تو رات کو تقریباً ڈھائی تین بجے کا وقت تھا اور وہ جب ہسپتال پہنچے تو اس وقت ڈاکٹرز صاحبان وہاں پر موجود تھے لیکن یہ بات اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ ان کو 'ہارٹ' کا مسئلہ ہے تو وہ جو ڈسٹرکٹ کارڈیالوجسٹ

تھا اس کو بلایا گیا، تو جب وہ پہنچا تو وہ اس وقت اس دنیا سے جا چکے تھے۔ جہاں تک انجکشن کا تعلق ہے، انجکشن ان کو لگا دیا گیا تھا اور میں خود وہاں پر گیا تھا۔ جب انکی وہاں پر تدفین تھی اس کے بعد دوسرے دن میں وہاں پر گیا تو میں نے وہاں اس حوالے سے لوگوں سے بات چیت کی اور میں نے آکر پہلا کام یہ کیا، مجھے وہاں بھی کچھ لوگوں نے اس کا دبے لفظوں میں ذکر کیا کہ انکی شاید موت ڈاکٹروں کی غفلت یا ہسپتال کے عملے کی غفلت کی وجہ سے ہوئی ہے، تو میں نے آکر اپنے محکمے کو In written بھیجا کہ اس کی انکوائری کرے اور جو لوگ اسکے مرتکب ہیں ان کو سزا دی جائے، جو بھی قانونی کارروائی ہے ان کے ساتھ کی جائے گی۔ جناب سپیکر! اب بات ہوئی زخمیوں کی تو درانی صاحب نے کہا کہ وہاں پر جو لوگ زخمی ہیں، انکا علاج معالجہ سی ایم ایچ میں ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے گورنمنٹ کی پالیسی واضح کی ہے کہ جہاں بھی اس کا علاج ہو گا اس کی جو Payment ہے یا اسکے جو اخراجات ہیں، وہ صوبائی حکومت برداشت کرے گی اور یہ ہمارا سٹینڈ ہے کہ جہاں بھی اس کا علاج کیا جائے گا، اگر وہ Bomb blast victim ہے تو اس کا علاج بھی سرکاری سطح پر کیا جائے گا۔ دوسری بات ابھی آپ کے سامنے رکھی گئی، اس کے حوالے سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو چار ہزار روپے انجکشن کی بات ہوئی، یہ واقعی تالا ہوتا ہے، یہ کیا مسئلہ ہے؟

وزیر صحت: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ تالا ہوتا ہے کیونکہ جناب سپیکر، اس انجکشن کی قیمت کم از کم غالباً ساڑھے تین ہزار سے چار ہزار تک ہے تو وہ اوپن شیلف میں نہیں رکھا جا سکتا اسلئے یہ تالا ہوتا ہے لیکن وہاں ڈیوٹی پر لوگ موجود ہوتے ہیں اور اسی وقت، یہ نہیں کہ تالہ جس کی چابی کسی اور جگہ ہوتی ہے اور وہ کہیں اور ہوتے ہیں، وہ اسکی کسٹڈی میں ہوتی ہے لیکن اس کے اوپر تالا لگایا جاتا ہے جیسا کہ ابھی جدون صاحب نے کہا کہ ایک Incident شاید ہو سکتا ہے کہ انہوں نے تالا توڑ کر نکالا ہو، یہ تو انہوں نے آج پہلی دفعہ بات کی ہے، مجھے اگر پہلے بتاتے تو شاید میں اس کی انکوائری بھی کر لیتا لیکن۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

وزیر صحت: پرانی بات کر رہے ہیں مجھے، یہ بہت پرانی بات ہے۔۔۔۔

ایک آواز: آپ کا سسٹم Smoothly نہیں چل رہا ہے۔

وزیر صحت: بہر حال اس حوالے سے جو بات ہوئی ہے وہ تو ایسی ہے۔ دوسری بات جو لطیف اللہ علیزئی صاحب کے حوالے سے ہمارے بھائیوں نے تجویز بھی پیش کی اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا کہ لکی میں

ایک مثال قائم کی گئی ہے، ایک جرگہ قائم کیا گیا اور انہوں نے متفقہ طور پر، تمام پارٹیوں نے مل کر ایک بندے کے بارے ایک فیصلہ کیا تو میری بھی ان تمام سیاسی پارٹیوں سے، جو اس ہال میں موجود ہیں اور جو ہال میں موجود نہیں ہیں، ریکویسٹ ہوگی کہ یہ چونکہ لطیف اللہ علیزئی اس ہاؤس کے ممبر تھے اور اس صوبے کی نمائندگی کرتے تھے، اپنے علاقے کی نمائندگی کرتے تھے تو ان کی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اس فیملی کی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر تمام پارٹیاں اس کے حق میں اور اسکی فیملی کے حق میں، جو بھی پارٹی ہے انشاء اللہ اس کے حق میں فیصلہ کرے گی اور یہ میری ریکویسٹ ہے کہ ان کو (مداخلت) اور درانی صاحب نے تو ساری باتیں کیں لیکن اس حوالے سے انہوں نے خاموشی کا مظاہرہ کیا، تو میں چاہونگا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ذرا کھلے دل کا اظہار کریں اور وہ بھی اس حوالے سے ہماری معاونت کریں تاکہ یہ سیٹ بلا مقابلہ اسی خاندان کو اسی طرح مل جائے۔ (تالیاں)

دوسری جو ہمارے نئے ساتھی آج آئے ہیں، نصیر احمد خان صاحب اور رحمت علی خان صاحب، ان کو اس ہاؤس میں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے اورنگزیب صاحب جو پچھلے ایک حادثے میں زخمی ہوئے تھے، آج روبصحت ہیں اور یہاں پر موجود ہیں تو میں ان کو ویلکم کرتا ہوں اور انشاء اللہ اگر کوئی اس حوالے سے اور بات ہوتی ہے، ہمارا تو کام ہے کہ اس حوالے سے ایک ڈیوٹی دی گئی ہے اور اس کا اچھے طریقے سے نباہ کرنا ہے، انشاء اللہ جب تک زندگی رہی اور جب تک اس ہاؤس کے ممبر ہیں، جب تک وزیر صحت کی حیثیت سے میں کام کرونگا تو میری کوشش ہوگی کہ جتنے مسائل ہیں، ان کو میں پورا کرونگا۔ مہربانی، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب پرویز احمد خان صاحب! یہ ہمارے نئے منتخب رکن نصیر احمد خان نے کچھ بات آپ سے پوچھی ہے، آپ اس کا تھوڑا سا جواب دے دیں۔ جی، پرویز خان خٹک صاحب۔

<u>جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی)</u>: جناب سپیکر صاحب! ڈیرہ مهربانی۔ سب سے پہلے نصیر احمد خان نے جو بات کی ہے، انشاء اللہ اس کی ڈیٹیل لیکر تبھی میں بات کرونگا، اس وقت مجھے Exact پوزیشن معلوم نہیں تو ایسا نہ ہو کہ غلط بیانی اسمبلی میں ہو جائے۔ جناب سپیکر، میں 1988 سے اس اسمبلی میں آرہا ہوں اور جب بھی اس اسمبلی میں بات ہوتی ہے تو ہم مسئلے آگے کرتے ہیں لیکن اس کیلئے کوئی تجاویز نہیں آتیں اور اس کا کوئی حل نہیں نکلتا اور وہ وہی کے وہی رہ جاتے ہیں۔ جیسے آج ہسپتالوں کی بات ہوئی تو کل سکولوں کی ہوگی، اس سے پہلے اور محکموں کی ہوئی ہونگی اور ہم وزیر اس پر اپنے محکموں کو

Cover کرتے ہیں کہ نہیں بہت اچھا کام کر رہے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ آج اگر اس اسمبلی کے ممبران سکولوں کے بارے میں، ہسپتالوں کے بارے میں اور لوگوں کے مسئلوں کے بارے میں جوابدہ ہیں تو کوئی بتا سکتا ہے کہ کس کے پاس اختیار ہے کہ وہ سکول کو چیک کرے، کس کے پاس اختیار ہے کہ وہ اریگیشن کو چیک کرے؟ جب ہمارے پاس اختیار نہیں ہے، جب صرف وزیر نے جواب دینا ہے اور Cover کرنا ہے تو میں اپنے محکمے کو کبھی Cover نہیں کرونگا۔ اگر وہ غلط کام کرے گا تو اس کی گردن کو پکڑیں گے۔ (تالیاں) تو میری یہ تجویز ہے، جیسا کہ پہلے ادھر DDAC کا محکمہ ہوتا تھا، اس سے کچھ مسئلے حل ہو جاتے تھے، اگر وہ بحال ہوتا ہے تو بہتر ہے۔ (تالیاں) اگر وہ بحال نہیں ہوتا تو میری ہر منسٹر سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اپنے محکموں میں ایم پی ایز کو Involve کریں، انکو اپنے ضلعوں میں اختیارات دیں کہ جس ضلعی ہسپتال میں مسئلہ ہے تو جواب ان لوگوں سے مانگا جاتا ہے، لوگ ان کو گالیاں دیتے ہیں، پھر اسمبلی میں بات کرتے ہیں۔ اگر ایم پی ایز کو اختیار دیا جائے تو کس کی ہمت ہے کہ دوائی کم ہو گی (تالیاں) کسی کی ہمت نہیں ہے کہ ڈاکٹر غیر حاضر ہو، کسی کی ہمت نہیں ہے کہ استاد غیر حاضر ہو۔ میں چار سال ضلع ناظم رہا ہوں، جب صوبائی اسمبلیاں نہیں تھیں اور ڈیڑھ سال تک میرے پاس اختیار تھا تو کوئی استاد سکول میں غیر حاضر نہیں ہو سکتا تھا، ناظم سر پر بیٹھا ہوتا تھا تو کوئی ڈاکٹر غیر حاضر نہیں ہو سکتا تھا، ہم سر پر بیٹھے ہوتے تھے لیکن جب صوبائی حکومتیں آئیں اور بیوروکریسی کے پاس اختیار گیا تو وہ نہ اسمبلی کے پاس اختیار ہے، نہ ناظم کے پاس اختیار ہے اور آج حالات ہمارے سامنے ہیں، کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ تو مہربانی کریں کہ اس کا کوئی طریقہ نکالیں، ہم بیان تو یہاں کرتے ہیں اور اخبار میں ہماری تصویریں آجاتی ہیں، ہمارے بیانات آجاتے ہیں، لوگ سن لیتے ہیں لیکن حل کسی کے پاس نہیں ہے۔ آپ سب کو اختیار دیں، ہر ضلع میں ہسپتالوں کا، سکولوں کا، سڑکوں کا اختیار دیں اور ہر چیز کا دیں تو میں کہتا ہوں (تالیاں) کونسا مسئلہ رہ سکتا ہے لیکن اگر ہم، میں نوشہرہ میں اپنے ہسپتال کا نہیں پوچھ سکتا، مجھے پتہ نہیں وہاں دوائی ہے کہ نہیں، مجھے پتہ نہیں وہاں ڈاکٹر ہے کہ نہیں لیکن کل جب مسئلہ آتا ہے تو لوگ میرے گلے کو پکڑتے ہیں، میں تو اس کا ذمہ دار نہیں۔ یہ مسئلے ہیں، آپ کو چاہیئے کہ اس اسمبلی کے سینیئر لوگوں کی ایک کمیٹی بنائیں، کوئی حل نکالیں اور لوگوں کو اختیارات دیں۔ ہم عوام کو جوابدہ ہیں لیکن اختیار نہیں ہے۔ اگر ہیلتھ منسٹر صاحب باہر چلے گئے تو کیسے وہ اپنی پوری ہیلتھ منسٹری کو سنبھال سکتے ہیں؟ انکوائری کی جاتی ہے تو بیوروکریسی نے اپنی برادری کو Safe کرنا ہے، انکو بچانا ہے، کبھی بھی کسی کو سزا

نہیں ہوتی۔ آج کسی ڈاکٹر کو سزا ہوئی، آج کسی سکول ماسٹر کو سزا ہوئی؟ کچھ بھی نہیں، صرف ہم یہاں باتیں کرتے ہیں اور لوگ خوش ہوتے ہیں کہ ہم بڑے کام کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر یہ ملک چلانا ہے، اس صوبے میں کام کرنا ہے تو بااختیار ہو کر کرنا ہے۔ اگر ہم نے صرف Favouritism کرنی ہے یا ہم نے کسی کو خوش کرنا ہے تو میرے خیال میں ہمارے اس اسمبلی میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ میری وزارت کی یہ تیسری بار ہے لیکن بے اختیار وزارت کا کوئی فائدہ نہیں، بے اختیار ایم پی اے کا کوئی فائدہ نہیں، حمام میں سب ایک ہیں وزیر اور ایم پی اے میں کیا فرق ہے؟ میں وزیر بن گیا تو دوسرا ایم پی اے ہے ہمارا اختیار ایک ہے، کسی کے ضلع میں میرا کیا کام ہے کہ میں اس میں مداخلت کروں؟ غریب بچوں کا استاد ہے میں کیوں مداخلت کرتا ہوں، میں کیوں ٹرانسفر کرتا ہوں؟ (تالیاں) تو ان ساری باتوں پر سوچنا ہوگا۔ میں بات کرتا ہوں کہ بھئی، ٹرانسفرز میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے، ہمیں اپوائنٹمنٹس نہیں کرنی چاہئیں تو ہمارے ایم پی اے صاحب کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں گے؟ بھئی، ہمیں لوگوں نے اسلئے نہیں بھیجا بلکہ لوگوں نے ہمیں پالیسی بنانے کیلئے بھیجا ہے۔ ہمیں اس صوبے کو ٹھیک کرنے کیلئے اور ان مسئلوں کو حل کرنے کیلئے بھیجا ہے، ہمیں اسلئے نہیں بھیجا کہ ہم اور مسئلے بنائیں، ہم تو خود مسئلے بنا رہے ہیں، ہم تو خود تکلیف دے رہے ہیں اپنے عوام کو۔ میں تو کہہ کہہ کے تھک گیا ہوں لیکن ابھی آپ سے ریکویسٹ ہے کہ خدا کے واسطے کوئی ایسا حل نکالیں کہ لوگوں کے مسئلے حل ہو جائیں اور ایسا حل نکالیں کہ لوگ ان تکلیفوں سے نکلیں کیونکہ کب تک ہم یہ رونا روتے رہیں گے، کب تک ایک دوسرے پر الزامات لگائیں گے؟ ہم سب ذمہ دار ہیں، ہم سب اس صوبے کو جوابدہ ہیں، کیوں ایک پارٹی دوسری پر الزام لگاتی ہے، کیوں ہم ایک دوسرے کو شرمندہ کرتے ہیں، کیوں اس ملک میں مارشل لاء آتا ہے؟ کیونکہ ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اختیار نہیں دیتے۔ تو میری ریکویسٹ ہے اس پورے ہاؤس سے کہ خدارا سوچیں اور فیصلہ کریں کہ کس طرح یہ مسئلے حل کرنے ہیں۔ ایسے نہیں ہوگا کہ فلاں کو سسپینڈ کرو، فلاں کی انکوائری کرو۔ طریقہ کار بناؤ، اختیارات دو اور سب کو کام کرنے دو، تو دیکھتے ہیں کہ کونسا مسئلہ آتا ہے؟ اب سب کچھ اگر ہم خود اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور سارا اختیار اگر وزیر آبپاشی لیتا ہے تو باقی ایسے ہی پھرتے رہیں گے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمارے سینیئر وزراء بیٹھے ہیں، سینیئر پارلیمانی لیڈرز بیٹھے ہیں، پرانے پارلیمنٹریز بیٹھے ہیں اور مل بیٹھ کر خدا کیلئے کوئی ایسا راستہ نکالو کہ ہم اس صوبے کو اور تباہی کی طرف نہ لے جائیں۔ میری آپ سے اور سپیکر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ کوئی ایسی ایک ہائی لیول کمیٹی

بنائیں جو سر پکڑ کر بیٹھے کہ بھئی، کون کونسا مسئلہ ہم نے کس طرح حل کرنا ہے تو تب ہی جا کے کچھ ہو گا۔ باقی نہیں کرینگے تو الزامات لگتے رہینگے اور لوگ آتے رہینگے، اس ملک پر قبضہ کرتے رہینگے اور ہم بدنامی کی دلدل میں پھنسے رہینگے۔ شکریہ۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ پرویز خان خٹک صاحب نے بہت اچھی بات کی تو اس سلسلے میں اتنی گزارش ہے کہ کچھ دن پہلے ہم نے ایک کمیٹی سارے پارٹی لیڈرز کی اناؤنس کی ہے، جتنے پارٹی لیڈرز ہیں اور جتنے ہمارے کیبنٹ کے سینیئر منسٹرز ہیں آپ سب کی۔ وہ بات تو خالی ایجوکیشن پہ تھی لیکن ابھی آپ اور بھی کہہ رہے ہیں کہ کچھ لائحہ عمل طے کریں۔ تو جلد ہی ہم اس کی میٹنگ بلا رہے ہیں لیکن اس سے پہلے میں آپ کے پریولیج ایکٹ میں، جو آنریبل ممبرز اور سارے جتنے بھی ہیں تھوڑا سا آپ کو دکھانا چاہتا ہوں جو پریولیج میں آ رہا ہے، نمبر (d) ہے۔ آپ کے ذمے یہ ساری چیزیں ہیں جو آپ بتا رہے ہیں۔

"(d) visit of jails, hospitals, dispensaries, health centres, populations planning centres, social welfare centres and educational institutions for boys *[.....] and in case of women Members, educational institutions for girls *[….] after previous intimation to the authorities concerned." یہ سارے اختیارات آپ سارے ہاؤس کو بالکل حاصل ہیں لیکن Kindly آپ اپنے اختیارات کو استعمال کریں۔ جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ډیره مننه، ستاسو ډیره مهربانی-----

جناب سپیکر: پیر صاحب! اس کے بعد۔ انکے بعد، پیر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پرویزخټک صاحب چه کومے خبرے اوکړے نو رښتیا خبره ده چه دا ډیرے Appreciable دی او Appreciate کوؤ ئے۔ تاسو دا خبره اوکړه او د پریویلیج ایکټ حواله مو ورکړه نو دا مونږ ته معلومه ده او مونږ خبر یو چه هر یو ایم پی اے سره دا یو پاور شته دے چه هغه د یو ادارے انسپکشن کولے شي۔ یوه اصلي خبره هغه ته کوم چه دا پاورز او دا ایکشن به څوک اخلي؟ زه لاړم یو سکول ته، زه لاړم یو هسپتال ته، زه لاړم د نهرونو محکمے ته او ما یو رپورټ ورکړو چه بهئ، دا سړے Absent دے، دا دوائی نشته دے نو ایکشن به منسټر صاحب اخلي او چه هغه منسټر صاحب کوآپریشن تاسو سره نه کوی، اصلي خبره د ایکشن ده، زه به تاسو له یو مثال درکړمه (تالیاں) زه یو میاشت

مخکښې ستې هسپتال چه کوم ټيکنيکل سره جخت کوهاټ روډ باندې دے، زه لاړم او ما چهاپه اولګوله او هغې کښې ما هغه دوايانې Recover کړلے چه کوم Prohibited وې او هغه ستنې اوس هم ما سره په دفتر کښې پرتې دی، نو چه ما هغه کيس کميټئ ته حواله کړو او د کميټئ چيئرمين صاحب ډاکټر حيدر علی نن نشته دے، په هغې باندې ډير ميټنګونه اوشو، منسټر صاحب اوس اووتلو هغې کښې داسے Illegal appointments شوې وو چه ما د هغه په نوټس کښې راوستل او هغه د پيښور حق وو، زما د حلقې حق وو، د بشير خان د حلقې حق وو، د عاقل شاه صاحب د حلقې حق وو، د ثاقب الله خان د حلقې حق وو ليکن هغه شپږ تنه د نوښار شوې دی، د رولز نه خلاف شوی دی او په هغې باندې چا هم ايکشن وانغستلو بلکه منسټر صاحب هغه چه کوم هلته زمان خټک چه کوم دے، (تالیاں) ايم ايس، هغه سپورټ کړو او Illegal ئې سپورټ کړو نو د پرويز خټک صاحب خبره دا ده جی چه پاورز پکار دی۔ که زه لاړ شم او د بډه بيرې سکول اوګورم او هلته هيډ ماسټر نه وی، هلته ټيچر نه وی او بابک صاحب پرې سبا ايکشن نه اخلی، د هغه سيکرټری پرې ايکشن نه اخلی، د هغه ډائريکټر پرې ايکشن نه اخلی او هغه پرنسپل سره په لائن باندې وی، هغه ډائريکټر سره په لائن باندې وی (تالیاں) هغه ايم ايس سره په لائن باندې وی اوهغه ته چه نور Illegal gifts ورکوی نو د هغې ?Who will be responsible، نو موږ سره اختيارات شته دے خو دغه اختيار نشته، دا ايکشن موږ له پکار دے چه څنګه هغوی خبرے اوکړے چه دا د يو کميټئ ګورنمنټ سره او چيف ايکزيکټو آف دی پراونس سره خبره کول پکار دی چه داسے اختيارات صحيح طريقے سره استعمالول پکار دی۔ ډيره مننه، ډيره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر! اگر ایک منٹ کیلئے مجھے اجازت دیں تو میں بھی اس سلسلے میں۔۔۔

(قہقہہ)

<u>جناب سپیکر:</u> قلندر خان لودھی صاحب! ایک منٹ، آپ بیٹھیں۔ پیر صابر شاہ صاحب! آپ بول لیں۔ پھر اس کے بعد۔ جی، ارشاد فرمائیں۔ ان کی طرف توجہ نہ دیں۔

سید محمد صابر شاہ: آپ بولیں جناب، آپ کو کس نے روکا ہے، آپ اتنے بڑے آدمی ہیں، آپ نہیں بولیں گے تو میں بولوں گا، آپ کو بولنا چاہیئے تھا۔ جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ خٹک صاحب نے یہاں پہ رونا رویا ہے، حقیقت یہ ہے جناب سپیکر، کہ اس ہاؤس کے اندر جو ایم پی اے حضرات، جو ممبران یہاں پہ بیٹھے ہیں، تشریف رکھتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ جن پر عوام کا جو دباؤ ہے، نہ آپ کی بیورکریسی کا، نہ آپ کی جو مشینری ہے اس کا عوام کے ساتھ ان کا کوئی واسطہ ہے، اگر براہ راست عوام کا کسی کے ساتھ واسطہ ہے تو وہ یہی ہمارے ممبران ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ممبران بالکل بے بس ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ ممبر کے پاس ایگزیکٹیو پاورز نہیں ہوتے لیکن ممبر کو بااختیار بنایا جاتا ہے کہ وہ اپنے حلقے کے اندر عوامی سوچ، عوامی آراء، عوامی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تجاویز دیتا ہے۔ اپنی سفارشات پیش کرتے ہیں اور محکمے جو ہوتے ہیں وہ ان سفارشات کی بنیاد پر ان مسائل کو حل کرتے ہیں اور اس طرح سے عوام کو بھی ریلیف ملتا ہے اور ممبر جو ہے وہ کماحقہ اپنا فرض بھی پورا کر سکتا ہے۔ جناب سپیکر، 1985 سے میں یہاں پر ہوں، ارباب صاحب اور غنی داد صاحب بھی بیٹھے ہیں، باقی ہمارے پرانے ساتھی بھی یہاں پر ہونگے۔۔۔۔۔

ایک آواز: غیر جماعتی انتخاب میں۔

سید محمد صابر شاہ: جی، غیر جماعتی انتخاب میں۔ اس وقت یہ بات ہمارے سامنے آئی تھی کہ کس طرح ایک ممبر کو Empower کیا جائے تاکہ حکومتی معاملات کے اندر اس کا عمل دخل بھی ہو اور اپنے حلقے کے عوام کے مسائل حل کرنے میں براہ راست اس کا حکومتی مشینری کے ساتھ رابطہ بھی ہو۔ اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اور اس کمیٹی میں میں بھی ممبر تھا، تو کافی غور و حوض کے بعد ہم نے ایک کمیٹی بنائی جس کو 'ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی' کا نام دیا گیا۔ اس 'ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی' کا ہر ضلع کی سطح پر چیئرمین ہوتا تھا اور جتنی بھی بجٹ کی فارمیشن ہوتی وہ بھی اس کمیٹی کے ذریعے ہوتی تھی اور Implementation کیلئے بھی ہر مہینے اس کی میٹنگ ہوتی تھی یا جب بھی اس کی ضرورت ہوتی تو وہ کم از کم متعلقہ اس کے جو محکمے ہوتے تھے، ان سے وہ بات کرنے کی پوزیشن میں ہوتی۔ تو وہ DDAC میرے خیال میں۔۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: 2002.

سید محمد صابر شاہ: جی ہاں، 2002 تک وہ تھی لیکن اس کے بعد اس کو ختم کیا گیا اور جب وہ ختم ہوئی تو اس کے بعد ایسا ہے کہ جیسے اس کے ممبران کو بالکل بے آسرا اور بے بس کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر،

اس سلسلے میں جو DDAC Act ہے، میرے خیال میں اس کو اٹھایا جائے اور ایک کمیٹی بنائی جائے، جس طرح آپ نے پروپوزل دی کہ اس میں ہماری حکومت کی طرف سے بھی اور جو لیڈرز آف دی پارٹیز ہیں، وہ سب بیٹھ کے اس DDAC کو دیکھیں، اگر اس کو من وعن آپ Implement کرتے ہیں یا اگر مزید اس کو بہتر بنانے کیلئے آپ کے پاس کوئی تجاویز ہوں، اگر ہم نے ایک دفعہ ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کو Activate کیا تو میرے خیال میں جو رونا آج خٹک صاحب بحیثیت وزیر رو رہے ہیں تو مجھے خود رونا آیا، جس طرح ہماری خواتین دوسروں کے ہاں جاتی ہیں (قہقہے) جب ان کی میت ہوتی ہے تو خواتین روتی ہیں اور جو باہر سے آتی ہیں وہ بھی رونا شروع کرتی ہیں۔ تو کسی خاتون سے کسی نے پوچھا کہ محترمہ! یہ جو رو رہے ہیں یہ تو انکا عزیز ہے، چچا ہے، ماما ہے، بھائی ہے، کسی کا باپ ہے، اس لئے رو رہے ہیں تو تم کیوں رو رہی ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں ان کیلئے نہیں رو رہی ہوں، جو عزیز میرے آج سے بیس سال پہلے مر چکے ہیں تو میں ان کیلئے رو رہی ہوں۔ (قہقہہ) تو بات یہ ہے کہ کس کیلئے رو رہے ہیں آپ؟ ہم بھی رونا رو رہے ہیں، یہ جو رو رہے ہیں اس رونے میں ہمارا رونا بھی شامل ہے۔ (تالیاں) اور میں آپ کو بتاؤں کہ پچھلے، گزشتہ سیشن کے دوران ایک سوال تھا، اس سوال پہ آپ نے مہربانی فرمائی کہ ایک ہفتے کے اندر اندر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کو اپوائنٹ کیا، آپ یقین کریں کہ آج جب میں آ رہا تھا تو میں نے ہری پور والوں سے پوچھا کہ بھئی، وہ جو اسمبلی میں اتنے بڑے فورم پہ اتنی بڑی شخصیت نے (قہقہے) فیصلہ کیا ہے تو اس میں کوئی Indication بھی آئی ہے، کوئی انکوائری بھی آئی ہے، کوئی بات کسی نے کی ہے؟ تو انہوں نے کہا جی، کونسا سپیکر، کونسا سوال؟ اس پر جناب، عمل درآمد اور سوالات تو ہوتے رہتے ہیں اور یہ سوالات تو آتے رہتے ہیں، رولنگ ہوتی رہتی ہے، ہم تو اس قسم چیزوں کے جوابدہ نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، اگر یہ حالت ہے تو اس کو ہم اسمبلی نہیں کہہ سکتے اور اگر میں کہوں گا تو یہ استحقاق ہو گا ورنہ، وہ بات میں نہیں کرتا۔ انہوں نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب صابر شاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> برائے مہربانی اس کو Seriously لیا جائے۔ باقی میرے بھائی نے، میں نے ان سب کا رونا رو دیا کہ جناب، خدا کیلئے ماحول کو ایسا بنائیں اور اگر یہ نہیں بنانا چاہتے تو ہم اسی میں بھی خوش ہیں، جس طرح یہ چاہتے ہیں، اگر ایسا ہی ہو تو ہم اسی میں خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی رہنمائی فرمائے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

حاجی قلندری خان لودھی: صرف ایک منٹ، آپ نے مجھے کہا تھا کہ بڑے مزے کی بات ہو گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے جی، کیا غلط کر رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: میرا مقصد یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو 'آن' ہو جائے۔ جناب سپیکر، پیر صاحب نے جس طرف اشارہ کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی، اور انہوں نے کہا کہ وہ 02-2001 تک تھی اور پھر ختم ہو چکی ہے، میں صرف یہ Explanation کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Still intact ہے، صرف اس کو In effective کیا گیا تھا درانی صاحب کی گورنمنٹ میں اور ہم نے اس کو اس وقت بھی اسمبلی میں اٹھایا تھا لیکن سردار ادریس صاحب اس کو نہیں مان رہے تھے، اسلئے کہ وہ لوکل باڈیز کے منسٹر تھے، ایکٹ تو ہے، ایکٹ موجود ہے، ایکٹ کو ختم نہیں کیا گیا ہے صرف اس کو Activate کرنا ہے اور Activate ایسا ہو گا کہ چیف منسٹر صاحب ایک ایک ضلع میں ایک ایک چیئرمین کا انتخاب کریں تو بس Automatically وہ Active ہو جائیگا۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب! دو منٹ کیلئے بات کریں تا کہ میں ہاؤس کو کمپلیٹ کروں، یہ آگے ایجنڈا ہے۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اسکے بعد، اسکے بعد، خٹک صاحب! دہ پسے اوکړہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: دیکھیں جی، ایک منٹ۔ جناب سپیکر، پہلے پیر صابر شاہ صاحب کو میں بات کروں گا، وہ ہمارے بڑے ہیں، پیر ہیں، پیروں کا دل تو بہت بڑا ہوتا ہے لیکن میں نے دیکھا کہ ان کا دل چھوٹا ہے۔ میں آپ کی بات سننے کیلئے متوجہ ہو رہا تھا اور یہ کہہ رہے تھے کہ یہ فوٹو کیلئے، میں تو فوٹو کا اتنا شوقین نہیں ہوں، بہر حال جی، میں آپ کو یہ کہدونگا کہ آپ دوسروں کیلئے بھی وہی چیز پسند کریں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں (قہقہہ) جناب سپیکر، یہ بڑے مزے کی باتیں کرتے ہیں لیکن جب ایک انگلی دوسروں پر تو چار اپنی طرف آتی ہیں، وہ یہ نہیں دیکھ سکتے تو بڑی افسوس کی بات ہے کہ یہاں سب بھائیوں نے بات کی اور منسٹر صاحب نے بھی بہت دکھی بات کی ہے اور ہمارے دل کی ترجمانی کی لیکن اس میں کیبنٹ کے جو

فیصلے ہیں، میں وہ آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں، ایک منٹ کیلئے۔ یہ ہمارے ایجوکیشن کا فیصلہ ہے: "There shall be an immediate ban on all the transfers in the Elementary and Secondary Education Department" یہ انہوں نے کہہ دیا جی، اور Ban کر دیا۔ یہ Ban انہوں نے کر دیا 9 دسمبر 2009 کو لیکن یہ جو ٹرانسفر 30 دسمبر کو کیا گیا ہے، یہ پچاس تو میرے ڈسٹرکٹ سے ایک دن میں کر دیئے ہیں، 30 جنوری 2010 کو یہ ہیں۔ یہ بیچارے کلرکوں کی اور استادوں کی نہ میں نے شکایت کی اور نہ میرے بھائیوں نے، یہ جو پانچ ایم پی ایز میرے ساتھ بیٹھے ہیں، تو نہ انہوں نے شکایت کی ہے۔ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کی بات ہے، پتہ نہیں کہ انہوں نے کیا سوچا اور سب کچھ ادھر ادھر، تتر بتر کر دیا اور سارا کام درہم برہم کر دیا ڈسٹرکٹ کا۔ تو جناب سپیکر، یہ خود Ban لگاتے ہیں اور اس کو خود Implement نہیں کرتے ہیں تو یہ دوسرے کیا کریں گے؟ جناب سپیکر، یہ بات ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں، خٹک صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ جی بسم اللہ، خٹک صاحب کی ویسے ہی آواز کم ہے اور آپ مائیک بھی آن نہیں کرتے۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): پیر صابر شاہ نے فرمایا کہ وزیر صاحب روتے ہیں تو میں اپنے محکمے میں بااختیار ہوں، یہ میں آپ لوگوں کیلئے رویا ہوں۔ اگر آپ اپنے آپ کو سنبھال سکتے ہیں تو سنبھال لیں، آپ اپنی طاقت اختیار کریں تو میں آپ کے ساتھ ہوں۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب کی وجہ سے مجھے بھی کچھ سننا پڑا، یہ احتیاط سے رہیں۔ اگر ادھر سے رولنگ آئی تو اس پر عمل ہو گا With in two days، آخری دو دن ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں: ان معزز اراکین میں جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، ایم پی اے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږه دا کمپلیټ کوم، دے پسے۔ جن میں جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں جی، سب بیٹھیں، سب بیٹھیں جی، آج تعزیتی اجلاس ہے، آپ کو اس پر بولنے کیلئے۔ جناب ذاکر اللہ خان صاحب 15 اور 16 فروری 2010 کیلئے; جناب زمین خان صاحب 15 فروری کیلئے; جناب احمد خان بہادر صاحب 15 فروری 2010 تا 16 فروری 2010 کیلئے; جناب انور سیف اللہ خان 15 فروری کیلئے; جناب سردار شمعون یار خان 15 فروری کیلئے; جناب فضل اللہ صاحب 15 فروری کیلئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مجلس قائمہ برائے بلدیات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک

Mr. Speaker: عبدالاکبر خان کدھر گئے؟ Mr. Abdul Akbar Khan, Chairman of the Standing Committee No.18 on Local Government, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee under rule 185 (1) of the Provinial Assembly of North-West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr.Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr.Speaker, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of N-W.F.P, Procedure and Conduct of Business Rules 1988, that the time for presentation of report of the Standing Committee No.18 on Local Government Department regarding Question No. 32 as referred on 19th August 2008, Adjournment Motion No. 25 and Resolution No. 100 as referred on 21st August, 2008, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: I repeat it again. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; extension in period for presentation of the report is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ بلدیات سے متعلق رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Adul Akbar Khan, to please present before the House the report of Standing Committee No. 18 on Local Government. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

(Applauses)

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to present the report of the Standing Committee No. 18 on Local Government Department in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! وہ 'کوئسچنز آور' ؟

جناب سپیکر: میں وہی آپ سے پوچھ رہا ہوں اور بشیر احمد بلور صاحب کے بھی کچھ کوئسچنز تھے مگر آج میرے خیال میں چونکہ تعزیتی ریفرنس پیش ہو رہی تھی تو سارے معزز اراکین۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، ایسی بات نہیں، خیر ہے تو کل پھر کر لیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کل کا ایجنڈا تو Already تقسیم ہو چکا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: پھر تو ہو جانا چاہیئے کہ آج کا ایجنڈا آج ہی ہو جانا چاہیئے کیونکہ ہمارے پاس ٹائم بہت کم ہے، مطلب ایجنڈے کو ختم ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، کیسے؟ آپ نے تو، آخری جو موشن تھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں وہی کہہ رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، وہ تو لے لی، تو آپ کا 'کوئسچنز آور' تو سب سے پہلے ہوتا ہے، 'کوئسچنز آور' ابھی نہیں ہو سکتا۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ دوسرے دن، تو وہ پھر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ Present ہو گا، وہ جائے گا۔ نہیں، وہ کل کا ایجنڈا تقسیم ہو چکا ہے، Next day پر ہم کریں گے۔ بابک صاحب! جناب سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی۔ سپیکر صاحب، پیر صاحب چه کومه خبره اوکړه نو بهرحال د هغه خو دا خپل الفاظ وو او هغه زمونږ محترم دے نو داسے هم نه ده جی چه تاسو دلته یو فیصله اوکړئ او هغه یو ډیپارټمنټ کوی نه، چه کومه فیصله تاسو دے ځائے کښے کړے وه نو په هغے باندے مونږه عمل درآمد کوؤ خو شاید چه دا یو خبره مونږ ټول په نظر کښے اوساتو چه کلاس فور به بغیر د ایډورټائزمنټ نه مونږه څنګه بهرتی کوؤ؟ که پیر صاحب مونږ ته دغه طریقه اوښائی نو زما یقین دے چه مونږ به ئے په هغه ورځ

باندے بھرتی کړو۔ ظاهره خبره ده چه په کومو ضلعو کښے ایمپلائمنټ ایکسچینج آفس شته هلته خو دغه خبره ممکنه ده خو چه په کومو ضلعو کښے نشته سپیکر صاحب، نو د هغے د پاره به وخت پکار وی او تاسو دلته حکم ورکړے دے او د هغے به مونږه تعمیل کوؤ۔ کوم انداز کښے چه پیر صاحب خبره اوکړه، بالکل زه ده سره اتفاق نه کومه، چه کومه فیصله دلته زمونږ د ډیپارټمنټ په حواله باندے شوے ده یا کومه فیصله تاسو کوئ نو هغه مونږ Implement کړے هم ده او هغه مونږImplement کوؤ هم انشاءالله که خیر وی۔

جناب سپیکر: شکریه۔ جی، رحمت علی صاحب۔

جناب بادشاه صالح: جناب سپیکر صاحب، زه یو خبره کوم۔

جناب سپیکر: دا زمونږه نوے ورور دے، اودریږه دوئ یو څو خبری کوی۔ جی، رحمت علی صاحب۔

جناب رحمت علی: اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! ستاسو ډیره شکریه چه ماته مو موقع راکړه۔ زه د ټولو معزز ممبرانو شکریه ادا کوم چه دوئ ډیر په ښه طریقه ماته دلته کښے په راتلو باندے ویلکم اووئیلو او د هغه خلقو او د حلقه پی ایف 83 سوات 4 چه هغوی زه منتخب کړم او هغه قوتونه چه د امن د پاره او د علاقے د خوشحالئ د پاره او د علاقے د ودانئ د پاره کوم سیاسی ملګری چه وو او زمونږ ملګرتیا ئے کړے وه نو زه د هغوی یو وارے بیا شکریه ادا کوم او د خپلے پارټئ د مشرانونه دا طمع لرم چه ما د هغه علاقے د امن د پاره چه کوم لوظونه د هغوی سره کړی وو او انشاءالله تعالیٰ هغه امن هلته راغلے دے خو د هغه امن برقرار ساتلو د پاره به په هغه علاقه کښے نور هم کار کول غواړی، نو زه د خپلے پارټئ د مشرانونه دا طمع لرم چه دوئ به زما مرسته کوی۔ په هغه علاقه کښے د امن د راتلو د پاره چه په کوم کښے زما ورور ډاکټر شمشیر علی خان شهید کړے شوے وو نو د هغه هغه نیمګړے مشن مخ په وړاندے تلو د پاره زه د دے ټول هاؤس د ممبرانو نه دا طمع لرم چه دوئ به زما سره مرسته کوی او زما ملګرتیا به کوی او زما چه دا کوم

همځولی دی نو دوئ به زما سره ملاتړ کوی، چه دا امن راغلے دے چه دا برقرار پاتے شی او په هغه علاقه کښے چه کوم د ترقیاتی کارونو خبره ده نو هغه به کیږی خو امن ضروری دے او انشاءاللّٰه تعالیٰ دا زه تاسو ټولو نه طمع لرم چه ماسره به مرسته کوئ، علاقه کښے د امن د راتلو د پاره۔ یو وارے بیا ستاسو د ټولو شکریه اداکومه چه ما له مو وخت راکړو او ما یو دوه خبرے اوکړے۔ ډیره مهربانی والسلام۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 04:00 P.M of tomorrow evening, thank you.

(اسمبلی کااجلاس بروز منگل مورخہ16فروری2010سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری رکنیت

میں ____________________ صدق دل سے حلف اٹھاتا/اٹھاتی ہوں کہ میں

خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا/رہونگی:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دونگا/ دونگی;

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہونگا/رہونگی جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے;

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھونگا/رکھونگی اور اس کا تحفظ اور دفاع کرونگا/ کرونگی۔

اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے۔ (امین)